آسان عربی گرامر

حصّہ اوّل

مرتبہ

لطف الرحمٰن خان

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

مولوی عبد الستار مرحوم کی قابلِ قدر تالیف "عربی کا معلم" پر مبنی

آسان عربی گرامر

حصّہ اوّل

مرتبہ
لُطف الرّحمٰن خان

انجمن خُدّام القرآن سندھ، کراچی (قرآن اکیڈمی)
قرآن اکیڈمی خیابانِ راحت، درخشاں، ڈیفنس فیز 6

نام کتاب-------------- آسان عربی گرامر (حصّہ اوّل)

ایڈیشن ۱ تا ۱۱: (اکتوبر ۱۹۸۹ء تا جولائی ۲۰۱۲ء)------------9600

ایڈیشن ۱۲: (مارچ ۲۰۱۳ء)-----------------------1100

ناشر---------- انجمن خُدّام القرآن سندھ کراچی (قرآن اکیڈمی)

قیمت--------------------------80روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1. قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز6، ڈیفنس فون:24-35340022
2. قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون:36337346، 36806561
3. حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال فون:65-34993464
4. 11-داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون:32620496
5. دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی، فون:1-34306040
6. قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون:38740552
7. A-305، بلاک-I، نزد مدنی مسجد، نارتھ ناظم آباد فون:36034673
8. مکان نمبر LS-9، سیکٹر 11/A، نارتھ کراچی۔ فون:36997589، 36034673
9. قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063
10. بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون:0321-9261317
11. قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33، فون:37091023
12. مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681
13. قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی نمبر 2۔ 0321- 8720922
14. رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون:38143055
15. نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ، کراچی، فون:38320947، 0300-2153128

ترتیبِ کتاب

1. عرضِ مرتّب 4
2. تعارف (Introduction) 7
3. اسم کی حالت (حصہ اوّل) (Case-1) 12
4. اسم کی حالت (حصہ دوم) (Case-2) 17
5. جنس (Gender) 21
6. عدد (Number) 25
7. اسم بلحاظ وسعت (Kind) 32
8. مرکبّات (Compounds) 36
9. مرکبِ توصیفی (حصہ اوّل) (Adjectival Compound-1) 41
10. مرکبِ توصیفی (حصہ دوم) (Adjectival Compound-2) 46
11. جملہ اسمیہ (حصہ اوّل) (Nominal Sentence-1) 49
12. جملہ اسمیہ (حصہ دوم) (Nominal Sentence-2) 54
13. جملہ اسمیہ (حصہ سوم) (Nominal Sentence-3) 57
14. جملہ اسمیہ (حصہ چہارم) (Nominal Sentence-4) 60
15. جملہ اسمیہ (ضمائر) (Nominal Sentence-Pronouns) 63
16. مرکب اِضافی (حصہ اوّل) (Relative Compound-1) 68
17. مرکب اِضافی (حصہ دوم) (Relative Compound-2) 71
18. مرکب اِضافی (حصہ سوم) (Relative Compound-3) 74
19. مرکب اِضافی (حصہ چہارم) (Relative Compound-4) 77
20. مرکب اِضافی (حصہ پنجم) (Relative Compound-5) 79
21. حرفِ ندا (Interjection) 84
22. مرکب جاری (Genitive Compound) 87
23. مرکب اشاری (حصہ اول) (Demonstrative Compound-1) 91
24. مرکب اشاری (حصہ دوم) (Demonstrative Compound-2) 95
25. مرکب اشاری (حصہ سوم) (Demonstrative Compound-3) 98
26. اسماء استفہام (حصہ اول) (Interogative Pronouns-1) 102
27. اسماء استفہام (حصہ دوم) (Interogative Pronouns-2) 105
28. اسماء استفہام (حصہ سوم) (Interogative Pronouns-3) 107
29. انڈکس (Index) 109

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتّب

میں نے ابھی چند سال قبل ہی قرآن اکیڈمی میں تھوڑی سی عربی پڑھی ہے۔ میری علمی استعداد یقیناً اس قابل نہیں ہے کہ میں عربی قواعد مرتّب کرنے کے متعلق سوچتا۔ اس کے باوجود یہ جرأت کی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

قرآن اکیڈمی میں عربی قواعد کی تعلیم ایک خصوصی انداز اور مختلف ترتیب سے دی جاتی ہے، جسے ہمارے استادِ محترم جناب حافظ پروفیسر احمد یار صاحب نے متعارف کرایا ہے اور عربی قواعد کی کوئی کتاب اس ترتیب کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے نصاب میں "عربی کا معلّم" شامل ہے جو ہماری ضروریات کے قریب ہونے کے باوجود پورے طور پر اس کے مطابق نہیں ہے۔ اس لیے طلباء اور اساتذہ دونوں ہی کو خاصی دِقّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ کلاس سے اسٹاف روم میں تشریف لانے پر محترم حافظ صاحب اکثر اس تمنّا کا اظہار کیا کرتے تھے کہ "کوئی صاحبِ ہمّت اگر عربی کے معلّم پر نظر ثانی کرے اور اس کی ترتیب میں مناسب ردّوبدل کر دے تو کتاب کی افادیت بہت بڑھ جائے گی"۔ یہ وہ صورتِ حال ہے جس نے میرے دل میں اس ضرورت کے احساس کو راسخ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کو مرتّب کرنے کا کام صرف حافظ صاحب کو ہی زیب دیتا ہے اور ہم سب کی یہ خوش قسمتی ہوتی اگر ان کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پاتا۔ اس کے لیے میں خود بھی حافظ صاحب سے ضد کرتا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حافظ صاحب اس سے بھی کہیں زیادہ اہم اور منفرد کام کا آغاز کر چکے تھے۔ لغات و اعرابِ[1] قرآن کے نام سے جس بلند پایہ تالیف کا

---

[1] محترم حافظ احمد یار صاحب سورۃ البقرۃ آیت 110 تک یہ کام کر سکے۔ اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا۔ اس کام کو لطف الرحمٰن صاحب نے آگے بڑھایا اور سہ ماہی حکمتِ قرآن میں یہ سلسلہ بحمد اللہ جاری ہے۔ (ناشر)

انہوں نے بیڑہ اٹھایا ہے بلاشبہ وہ اپنی جگہ نہایت اہم کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد سے شُد بد رکھنے والے طالبانِ قرآن کے لیے ترجمۂ قرآن کے معاملے میں وہ کتاب اِن شاء اللہ ایک ریفرنس بُک کا کام دے گی اور قرآن فہمی کی راہ کی ایک بڑی رکاوٹ اس کے ذریعے دُور ہو جائے گی۔ چنانچہ "عربی کا معلم" پر نظر ثانی کے ضمن میں ان سے ضد کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

جب کوئی صورت نہ بن سکی تو سوچا کہ خود ہمّت کی جائے، ساتھ ہی اپنی بے علمی کا خیال آیا تو حافظ صاحب کی موجودگی نے ڈھارس بندھائی کہ ان کی رہنمائی کسی حد تک میری کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے گی۔ قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج میں روزانہ تقریباً تین چار پیریڈ پڑھانے اور "لغات و اعرابِ قرآن" کی تالیف جیسی دقّت طلب اور وقت طلب مصروفیت کے باوجود محترم حافظ صاحب نے اس سلسلے میں میری جو رہنمائی کی ہے، اس کے لیے میں ان کا انتہائی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجرِ عظیم سے نوازے (آمین)۔

جرأتِ مذکورہ کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ عربی کے طالبِ علم کے طور پر اس کتاب سے گزرے ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے ہیں۔ قواعد پڑھتے وقت جن جن مقامات پر مجھے الجھن اور دقّت پیش آئی تھی وہ سب ابھی ذہن میں تازہ ہیں۔ اگر کسی درجہ میں علمی استعداد حاصل کرنے کا انتظار کرتا تو پتہ نہیں استعداد حاصل ہوتی یا نہیں، لیکن وہ مقامات یقیناً ذہن سے محو ہو جاتے۔ پھر میری کوشش شاید اتنی زیادہ عام فہم نہ بن سکتی۔ اس لیے فیصلہ کر لیا کہ معیار کی پرواہ کیے بغیر بُرا بھلا جیسا بن پڑتا ہے یہ کام کر گزروں، تاکہ ایک طرف تو قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج کی ضرورت کسی درجے میں پوری ہو سکے اور دوسری طرف اس نہج پر بہتر اور معیاری کام کی راہ ہموار ہو سکے۔

اس کتاب میں اسباق کی ترتیب، اسباق کی چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقسیم اور بات کو پہلے اردو اور انگریزی کے حوالے سے سمجھا کر پھر عربی قاعدے کی طرف آنا، محترم حافظ صاحب کا وہ خصوصی طرزِ تعلیم ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا یہی وہ پہلو ہے جس پر ابتداءً حافظ صاحب نے کچھ وقت نکال کر تنقیدی نظر ڈالی ہے اور میری کوتاہیوں پر گرفت کی

اور تصحیح کی۔ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ مسودہ کا لفظ بلفظ مطالعہ کر کے اس کی تصحیح کرتے اور ہر ہر مرحلے پر میری رہنمائی فرماتے، اس لیے اس کتاب میں جو بھی کوتاہی اور کمی موجود ہے اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

قرآن اکیڈمی کے فیلو جناب حافظ خالد محمود خضر صاحب نے اپنی گوناگوں ذمہ داریوں اور مصروفیات سے وقت نکال کر مسودہ کا مطالعہ کیا اور اغلاط کی تصحیح میں میری بھرپور معاونت کی ہے۔ اس کے لیے میں اُن کا بھی بہت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)۔

میں اس بات کا قائل ہوں کہ Perfection کا حصول اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ اب بھی کچھ اغلاط موجود ہوں گی۔ اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ ان کی نشاندہی کریں۔ نیز اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنی تجاویز سے نوازیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ	لطف الرحمٰن خان
مطابق 14 اگست 1989ء	قرآن اکیڈمی،
	لاہور

تعارف
(Introduction)

1:1 دنیا کی کسی بھی زبان کو سیکھنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس زبان کو بولنے والوں میں بچپن سے ہی یا بعد میں رہ کر وہ زبان سیکھی جائے۔ دوم یہ کہ کسی سیکھی ہوئی زبان کی مدد سے نئی زبان کے قواعد سمجھ کر اسے سیکھا جائے۔ درسی طریقے سے یعنی قواعد و گرامر کے ساتھ زبان سیکھنے کے لیے دو کام بہت ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ اس زبان کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ ہم اپنے ذہن میں جمع کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ دوم یہ کہ اس ذخیرۂ الفاظ کو درست طریقہ پر استعمال کرنا سیکھیں۔

1:2 ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کی غرض سے اس کتاب کے ہر سبق میں کچھ الفاظ اور ان کے معانی دیئے جائیں گے تاکہ طلبہ انہیں یاد بھی کرلیں اور مشقوں میں استعمال بھی کریں۔ لیکن قواعد سمجھانے کی غرض سے دیئے گئے الفاظ و معنی ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اسکولوں اور کالجوں میں قواعد کے علاوہ کوئی کتاب بطور ریڈر پڑھائی جاتی ہے۔ طلبہ کو ہمارا مشوہ ہے کہ وہ روزانہ قرآنِ مجید کے کم از کم ایک یا دو رکوعوں کا ترجمہ سے مطالعہ کریں اور ان کے الفاظ و معنی کو یاد کرتے رہیں۔ اس طرح ان کے ذخیرۂ الفاظ میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا رہے گا۔

1:3 الفاظ کو "درست طریقہ سے استعمال کرنا" سکھانے کے لیے کسی زبان کی گرامر کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ زبان پہلے وجود میں آجاتی ہے پھر بعد میں ضرورت پڑنے پر اس کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پہلے قواعد مرتّب کرکے کوئی نئی زبان وجود میں لائی گئی ہو[1]۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا

[1] اس قاعدۂ کلیہ کا واحد استثناء ایک زبان *ESPERANTO* ہے جس کے قواعد مرتب کرنے کے بعد اسے رائج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن قواعد معدودے چند کے ہی مرتّب کیے گئے ہیں۔ بقیہ زبانوں کے لیے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے قواعد اس زبان کے تمام الفاظ پر حاوی نہیں ہوتے بلکہ کچھ نہ کچھ الفاظ ضرور مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہر زبان کے ساتھ ہے، فرق صرف کم اور زیادہ کا ہے۔ یہ بات اہم ہے، اسے نوٹ کرلیں اور گرامر کا کوئی قاعدہ پڑھیں تو اس کے استثناء کے لیے ذہن میں ایک کھڑکی ضرور کھلی رکھیں ورنہ آپ پریشان ہوں گے۔

1:4 کسی زبان کے قواعد مرتّب کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب دوسری زبانیں بولنے والے لوگ اُس زبان کو تدریسی طریقے پر سیکھنا چاہیں۔ ایسی صورتِ حال بالعموم دو ہی وجہ سے پیش آتی ہے۔ اوّل یہ کہ کسی زبان کو بولنے والی قوم کو دوسری اقوام پر سیاسی غلبہ اور اقتدار حاصل ہو جائے اور ان کی زبان سرکاری زبان قرار پائے۔ اس طرح دوسری اقوام کے لوگ خود کو وہ زبان سیکھنے پر مجبور پائیں۔ دوم یہ کہ کوئی زبان کسی مذہبی کتاب کی یا کسی مذہب کے لٹریچر کی زبان ہو اور اس مذہب کے پیرو یا بعض دفعہ غیر پیرو بھی اس مذہب کے عقائد اور شریعت کے مصادر تک براہِ راست رسائی حاصل کرنے کی غرض سے وہ زبان سیکھنے کے خواہش مند ہوں۔ عربی کو یہ دونوں خصوصیات حاصل ہیں۔ یہ صدیوں تک دنیا کے غالب متمدّن علاقے کی سرکاری زبان رہی ہے اور آج بھی کئی ممالک میں اسی حیثیت سے رائج ہے۔ اسی طرح بلحاظِ آبادی دنیا کے دوسرے بڑے الہامی نظریہ یعنی اسلام کی زبان بھی عربی ہے۔ قرآنِ حکیم اسی زبان میں نازل ہوا اور مجموعۂ احادیث اوّلاً اسی زبان میں مدوّن ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی دنیا کی ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جس کے قواعد مرتّب کیے گئے ہیں اور اتنی لگن اور عرق ریزی سے مرتّب کیے گئے ہیں کہ قواعد سے استثناء کی صورتیں اس زبان میں سب سے کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرینِ لسانیات عربی کو بلحاظِ گرامر دنیا کی سب سے زیادہ سائنٹفک (Scientific) زبان ماننے پر مجبور ہیں اور عربی قواعد سمجھنے کے بعد اس زبان کا سیکھنا نسبتاً آسان ہے۔

1:5 دنیا کی ہر زبان کے قواعد مرتّب کرنے کا بنیادی طریقۂ کار قریباً ایک ہی ہے اور وہ

یہ کہ اس زبان کے تمام بامعنی الفاظ یعنی کلمات کو مختلف گروپس (Groups) میں اس انداز سے تقسیم کرلیتے ہیں کہ زبان کا کوئی لفظ اس درجہ بندی (Grouping) سے باہر نہ رہ جائے۔ کلمات کی اس گروپنگ یا تقسیم کو اقسامِ کلمہ یا اجزائے کلام (Parts of Speech) کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں کی گرامر لکھنے والے اس زبان کے الفاظ کی مختلف طریقوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً عربی، اردو اور فارسی میں یہ تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی ہر کلمہ اسم، فعل یا حرف ہوتا ہے۔ انگریزی میں اجزائے کلام (Parts of Speech) آٹھ ہیں۔ بہرحال ایک بات قطعی ہے کہ "اسم" اور "فعل" ہر زبان میں سب سے بڑے اور مستقل اجزائے کلام ہیں۔ باقی اجزاء کو بعض انہیں میں سے کسی کا حصہ قرار دیتے ہیں اور بعض الگ قسم شمار کرتے ہیں۔ مثلاً اردو ،عربی اور فارسی ضمیر (Pronoun) اور صفت (Adjective) کو اسم ہی شمار کیا جاتا ہے مگر انگریزی میں "Pronoun" اور "Adjective" الگ الگ اجزائے کلام شمار ہوتے ہیں۔

1:6 درسی طریقے سے کسی زبان کو سیکھنے کے لیے اس کے الفاظ کو درست طریقے پر استعمال کرنا ہی اصل مسئلہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں فعل اور اسم کے درست استعمال کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ دنیا کہ ہر زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یہی ہیں۔ اسی لیے ہر زبان میں فعل کے استعمال کو درست کرنے کے لیے فعل کی گردانیں، صیغے، مختلف "زمانوں" میں اسی کی صورتیں، مصدر اور مضارع وغیرہ یاد کیے جاتے ہیں۔ مثلاً فارسی میں فعل کے درست استعمال کے لیے مصدر اور مضارع معلوم ہونے چاہئیں اور گردان بھی یاد ہونی چاہیے۔ انگریزی میں Verb کی تین شکلیں اور مختلف Tenses کے رٹنے اور یاد کرنے پر طلبہ کئی برس محنت کرتے ہیں۔ گرامر کا وہ حصہ جو فعل کی درست بناوٹ اور عبارت میں اس کے درست استعمال سے بحث کرتا ہے، "علم الصرف" کہلاتا ہے جبکہ اسم کے درست استعمال کی بحث "علم النحو" کا ایک اہم جزو ہے۔

1:7 ہمارے دینی مدارس میں عربی تعلیم کی ابتداء بالعموم فعل کی بحث سے ہوتی ہے جس کے اپنے کچھ فوائد ہیں لیکن ہم اپنے اسباق کی ابتداء اسم کی بحث سے کریں گے۔ اس کے جواز

میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اشیاء کے اسماء کی تعلیم دی تھی۔ اس کے علاوہ ندوۃ العلماء میں اس مسئلہ پر کافی تحقیق اور تجربات کیے گئے ہیں اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے نسبتاً بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ جب کہ فعل کی تعلیم سے آغاز کی مثال بقول مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب ایسی ہے جیسے طالبِ علم کو کنویں سے ڈول کھینچنے کی مشق کرائی جائے خواہ پانی نکلے یا نہ نکلے۔ یعنی طالبِ علم فعل کی گردانیں رٹتا رہتا ہے لیکن اسے نہ تو اس مشقت کا کوئی مقصد نظر آتا ہے اور نہ یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک نئی زبان سیکھ رہا ہے۔ بر خلاف اس کے اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے ابتداء ہی سے طالبِ علم کی دلچسپی قائم ہو جاتی ہے اور برقرار رہتی ہے۔ رفع، نصب، جر کی شناخت اور مشق، مرکبات کے قواعد اور جملہ اسمیہ سیکھتے ہوئے طالبِ علم کو اپنی محنت بامقصد نظر آتی ہے۔ چند دنوں کے بعد ہی وہ چھوٹے چھوٹے اسمیہ جملے بنا سکتا ہے اور عربی زبان کی سب سے بڑی خصوصیت اعراب یعنی "الفاظ میں حرکات کی تبدیلی کا معانی پر اثر" سمجھنے لگتا ہے۔ ہر نئے سبق کی تکمیل پر اسے کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ یہی کیفیت اس کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کا باعث بنتی ہے۔

1:8 اسم کے استعمال کو درست کرنے کے لیے کسی زبان کے واحد جمع، مذکّر مؤنّث، معرفہ نکرہ اور اسم کی مختلف حالتوں کے قواعد جاننا ضروری ہیں۔ مثلاً غیر حقیقی مؤنّث کا قاعدہ ہر زبان میں یکساں نہیں ہے۔ جہاز اور چاند کو اردو میں مذکّر مگر انگریزی میں مؤنّث بولا جاتا ہے۔ سورج اور خرگوش کو عربی میں مؤنّث مگر اردو میں مذکّر بولتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ فعل کے درست استعمال کے ساتھ اسم کو بھی ٹھیک طرح استعمال کیا جائے۔ اسم کے درست استعمال کے لیے ہر زبان میں عموماً اور عربی میں خصوصاً اسم کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں اسم کے استعمال میں غلطی نہیں ہوگی۔ وہ چار پہلو ہیں: (*i*) حالت (*ii*) جنس (*iii*) عدد (*iv*) وسعت۔ جنہیں ہم انگریزی میں علی الترتیب *Case(i)* *Gender(ii)* *Number(iii)* اور *Kind(iv)* کہتے ہیں۔ عبارت میں استعمال ہوتے وقت ازروئے قواعدِ زبان، ہر اسم کی ایک خاص حالت، جنس، عدد

اور وسعت مطلوب ہوتی ہے۔ انہی چار پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہم اپنے اسباق کا آغاز اسم کی حالت کے بیان سے کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اسم، فعل اور حرف کی تعریف (Definition) کو دہرالینا مفید ہو گا۔

اسم:

اسم اس لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز، جگہ یا آدمی کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ مثلاً رَجُلٌ (مرد)، حَامِدٌ (خاص نام)، طَیِّبٌ (اچھا)۔ اس کے علاوہ ایسا لفظ یا کلمہ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ اس لیے اردو الفاظ کی مدد سے اس کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

پہلے تین الفاظ پر غور کریں۔ مارا، مارتا ہے، مارے گا۔ ان تینوں الفاظ میں مارنے کے کام کا مفہوم ہے اور ان میں علی الترتیب ماضی، حال اور مستقبل کے زمانے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں لفظ فعل ہیں۔ پھر ایک لفظ ہے مارنا (ضَرْبٌ)۔ اس میں کام کا مفہوم تو ہے لیکن کسی بھی زمانے کا مفہوم نہیں ہے۔ اس لیے یہ لفظ اسم ہے اور ایسے اسماء کو مصدر کہتے ہیں۔

فعل:

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانوں ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا)، ذَهَبَ (وہ گیا)، یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیے گا) وغیرہ۔

حرف:

حرف وہ لفظ یا کلمہ ہے جو اپنے معنی واضح کرنے کے لیے کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو یعنی کسی اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کے معنی واضح نہ ہوں۔ مثلاً مِنْ کے معنی ہیں "سے" لیکن اس سے کوئی بات واضح نہیں ہوتی۔ جب ہم کہتے ہیں مِنَ الْمَسْجِدِ یعنی مسجد سے، تو بات واضح ہو گئی۔ اِسی طرح عَلٰی (پر)۔ عَلَی الْفَرَسِ (گھوڑے پر)۔ اِلٰی (تک - کی طرف)۔ اِلَی السُّوْقِ (بازار تک یا بازار کی طرف) وغیرہ۔

اسم کی حالت (حصہ اوّل)
(Case-1)

2:1 کسی بھی زبان میں کوئی اسم جب گفتگو یا تحریر میں استعمال ہوتا ہے تو وہ تین حالتوں میں سے کسی ایک میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ چوتھی حالت کوئی نہیں ہوسکتی۔ یا تو وہ اس عبارت میں فاعل کے طور پر مذکور ہوگا۔ یعنی حالتِ فاعلی میں ہوگا۔ یا پھر حالتِ مفعولی میں ہوگا اور یا کسی دوسرے اسم وغیرہ کی اضافت اور تعلق سے مذکور ہوگا۔ اس حالت کو حالتِ اضافی کہتے ہیں۔ دورانِ استعمال اسم کی حالت کو انگریزی میں Case کہتے ہیں۔ انگریزی میں بھی Case تین ہی ہوتے ہیں جو Nominative یا Objective یا Possessive کہلاتے ہیں۔ عربی میں بھی اسم کے استعمال کی یہی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ انہیں حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر یا مختصراً رفع، نصب اور جر کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ جو اسم حالتِ رفع میں ہو اسے مرفوع، جو حالتِ نصب میں ہو اسے منصوب اور جو حالتِ جر میں ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ اس طرح اردو اور انگریزی گرامر کی مدد سے عربی گرامر میں اسم کی حالت کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے صرف اصطلاحی ناموں کا فرق ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم عربی کی اصطلاحات کو مندرجہ ذیل نقشہ سے سمجھ کر یاد کرلیں:

انگریزی	Nominative Case	Objective Case	Possessive Case
عربی	رَفْعٌ	نَصْبٌ	جَرٌّ
اردو	حالتِ فاعلی	حالتِ مفعولی	حالتِ اضافی

2:2 مختلف حالتوں میں استعمال ہوتے وقت بعض زبانوں کے اسماء میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے جس کی مدد سے ہم پہچانتے ہیں کہ عبارت میں کوئی اسم کس حالت میں استعمال ہوا ہے۔ اس بات کو ہم اردو کے ایک جملہ کی مدد سے سمجھتے ہیں، مثلاً "حامد نے محمود کو مارا"۔ اب اگر ہم آپ سے پوچھیں کہ اس میں فاعل کون ہے اور مفعول کون ہے، تو آپ فوراً بتادیں گے

کہ حامد فاعل اور محمود مفعول ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ جملہ کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ اس لیے یہ بات بتانے میں آپ کو مشکل پیش نہیں آئی۔

اب فرض کریں کہ ایک شخص کو اردو نہیں آتی اور وہ گرامر کی مدد سے اردو سیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہوگا کہ پہلے وہ عبارت میں اسم کی حالت کو پہچانے۔ اس کے بعد ہی ممکن ہوگا کہ وہ عبارت کا صحیح مفہوم سمجھ سکے۔ اس لیے پہلے ہمیں اس کو کوئی علامت یا نشانی بتانی ہوگی جس کی مدد سے وہ مذکورہ جملہ میں فاعل اور مفعول کو پہچان سکے۔ اس پہلو سے آپ مذکورہ جملہ پر دوبارہ غور کرکے وہ علامت معلوم کرنے کی کوشش کریں جس کی مدد سے اس میں فاعل اور مفعول یعنی عبارت میں اسم کی حالت کو پہچانا جاسکے۔

جو طلبہ اس کوشش میں ناکام رہے ہیں ان کی مدد کے لیے اس جملہ میں تھوڑی سی تبدیلی کردیتے ہیں۔ آپ اس پر دوبارہ غور کریں۔ ان شاء اللہ اب آپ علامت کو پہچان لیں گے۔ "حامد کو محمود نے مارا"۔ اب آپ آسانی سے بتاسکتے ہیں کہ اردو میں زیادہ تر فاعل کے ساتھ "نے" اور مفعول کے ساتھ "کو" لگا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اب یہ بھی سمجھ لیں کہ اردو میں حالتِ اضافی میں زیادہ تر دو اسماء کے درمیان "کا" یا "کی" لگا ہوتا ہے۔ جیسے لڑکے کا قلم، لڑکے کی کتاب وغیرہ۔

2:3 اب سوال یہ ہے کہ عربی کی عبارت میں استعمال ہونے والے اسماء کی حالت کو پہچاننے کی علامات کیا ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ یہ علامات ایک سے زیادہ ہیں۔ لیکن اس سبق میں ہم زیادہ استعمال ہونے والی ایک علامت کو سمجھ کر اس کی مشق کریں گے۔ تاکہ ذہن میں اسم کی حالت کو پہچاننے کا تصور واضح ہوجائے۔ اس کے بعد اگلے اسباق میں دوسری علامات جب زیرِ مطالعہ آئیں گی تو انہیں سمجھنا ان شاء اللہ مشکل نہیں رہے گا۔

2:4 اب نوٹ کرلیجئے کہ عربی زبان کی یہ عجیب خصوصیت ہے کہ اس کے اسّی پچاسی فیصد (80-85%) اسماء ایسے ہیں جو رفع، نصب اور جر تینوں حالتوں میں ایک مختلف شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ اس سے آپ کے ذہن میں شاید یہ بات آئے کہ اس طرح تو عربی بڑی مشکل زبان ہوگی جس میں ہر اسم کے لیے ایک کے بجائے تین اسم یعنی تین لفظ یاد کرنا پڑیں گے مگر

اس وہم کی بنا پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اسم کے لیے ایک ہی لفظ یاد کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ عربی زبان کے اسماء کو استعمال کرتے وقت حالت کے لحاظ سے جو تبدیلی آتی ہے وہ لفظ کے صرف "آخری حصّے" میں واقع ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی اسم اگر پانچ حرفوں کا ہے تو پہلے چار حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی بلکہ صرف آخری یعنی پانچویں حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدل جائے گا۔ اسی طرح کوئی اسم اگر تین حرفوں کا ہے تو پہلے دو حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صرف آخری یعنی تیسرے حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدلے گا۔ مثلاً حالتِ فاعلی، مفعولی اور اضافی میں لفظ لڑکا کی عربی علی الترتیب "وَلَدٌ، وَلَدًا اور وَلَدٍ" ہوگی۔

2:5 ابھی ہم نے پڑھا ہے کہ عربی کے تقریباً اسی پچاسی فیصد اسماء کا آخری حصہ رفع، نصب اور جر تینوں حالتوں میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جو اسم تینوں حالتوں میں یہ تبدیلی قبول کرتا ہے اسے عربی قواعد میں "مُعْرَب مُنْصَرِف" یا صرف "مُعْرَب" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی پہچان کا عام طریقہ یہ ہے کہ اس کے آخری حرف پر تنوین آتی ہے۔ یعنی حالتِ رفع میں دو پیش (ـٌ)، حالتِ نصب میں دو زبر (ـً) اور حالتِ جر میں دو زیر (ـٍ) ہوتی ہے۔ اس معرب منصرف کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند معرب منصرف اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالتِ جر
مُحَمَّدٌ	نام ہے	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
شَيْءٌ	چیز	شَيْئًا	شَيْءٍ
جَنَّةٌ	باغ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
بِنْتٌ	لڑکی	بِنْتًا	بِنْتٍ
سَمَآءٌ	آسمان	سَمَآءً	سَمَآءٍ
سُوْءٌ	برائی	سُوْءًا	سُوْءٍ

2:6 اُمید ہے کہ مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہو گی کہ:

(i) جس اسم پر حالتِ نصب میں دوزبر (ــً) آتے ہیں، اس کے آخر میں ایک الف بڑھا دیا جاتا ہے مثلاً مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدً لکھنا غلط ہے بلکہ مُحَمَّدًا لکھا جائے گا۔ اسی طرح کِتَابٌ سے کِتَابًا، رَسُوْلٌ سے رَسُوْلًا وغیرہ۔

(ii) اس قاعدہ کے دو استثناء ہیں۔ اوّل یہ کہ جس لفظ کا آخری حرف گول ۃ یعنی تائے مربوطہ ہو اس پر دوزبر لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہو گا مثلاً جَنَّتًا لکھنا غلط ہے، اسے جَنَّةً لکھا جائے گا۔ اسی طرح اٰیَةٌ سے اٰیَةً وغیرہ۔ دیکھئے! بِنْتٌ کا لفظ گول "ۃ" پر نہیں بلکہ لمبی 'ت' (تائے مبسوطہ) پر ختم ہو رہا ہے۔ اس لیے اس پر استثناء کا اطلاق نہیں ہوا اور حالتِ نصب میں اس پر دوزبر لکھتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا۔

(iii) دوسرا استثناء یہ ہے کہ جو لفظ الف کے ساتھ ہمزہ پر ختم ہو اس کے آخر میں بھی الف کا اضافہ نہیں ہو گا مثلاً سَمَاءٌ سے سَمَاءً۔ دیکھئے شَیْءٌ کا لفظ بھی ہمزہ پر ختم ہو رہا ہے لیکن اس سے قبل الف نہیں بلکہ "ی" ہے اس لیے اس پر دوزبر لگاتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی شَیْءٌ سے شَیْئًا۔

مشق نمبر -1

نیچے دیئے ہوئے الفاظ کو الگ کاغذ پر دوبارہ لکھیں۔ اس سلسلہ میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ صرف عربی الفاظ لکھیں، اگر کوئی لفظ غلط لکھا ہوا ہے تو اسے درست کر کے لکھیں اور ہر لفظ کے آگے بریکٹ میں اس کی حالت لکھیں۔ مثلاً جَنَّةٌ (رفع)، کِتَابًا (نصب) وغیرہ۔ اگر کسی لفظ کے معنی نہیں معلوم ہیں، تب بھی آپ کو اس کی حالت پہچان لینی چاہیے۔

رَسُوْلًا	شَیْءٍ	اٰیَتًا	جَنَّتًا
مَحْمُوْدٌ	شَیْئًا	بِنْتًا	عَذَابٍ
حَامِدًا	بِنْتٍ	شَهْوَةٌ	رِجْزٌ
سَمَاءًا	صِبْغَةٌ	خِزْیٌ	سُوْءٍ

ضروری ہدایات:

کسی سبق میں جہاں کہیں بھی کسی عربی لفظ کے معنی دیئے ہوئے ہیں ان کو یاد کرنا اپنے اوپر لازم کرلیں۔ جب تک کسی سبق میں دیئے گئے تمام الفاظ کے معانی یاد نہ ہو جائیں، اس وقت تک اس سبق کی مشق نہ کریں۔ اس کی وجہ سمجھ لیں۔

چند اسباق کے بعد آپ کو مرکبات اور جملے بنانے ہیں اور ان کے ترجمے کرنے ہیں۔ گزشتہ اسباق میں دیئے گئے الفاظ کے معانی اگر آپ کو یاد نہیں ہوں گے تو یہ کام آپ کے لیے بہت مشکل ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب میں اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معانی یاد ہونے سے آپ کو قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

اسم کی حالت (حصہ دوم)
(Case-2)

3:1 گزشتہ سبق میں ہم نے یہ پڑھا ہے کہ عربی کے تقریباً 85-80 فیصد اسماء کا آخری حصہ تینوں حالتوں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایسے اسماء کو معرب کہتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باقی 20-15 فیصد اسماء تبدیل ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور عبارت میں ان کی حالت کو کیسے پہچانتے ہیں؟ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی ہے۔

3:2 عربی کے باقی پندرہ بیس فیصد اسماء جو معرب نہیں ہیں، ان میں سے زیادہ تر ایسے ہوتے ہیں جن کا آخری حرف تینوں حالتوں میں نہیں بدلتا بلکہ وہ صرف دو شکلیں اختیار کرتے ہیں یعنی حالتِ رفع میں ان کی شکل الگ ہوتی ہے لیکن نصب اور جر دونوں حالتوں میں ان کی شکل ایک جیسی رہتی ہے۔ ایسے اسماء کو عربی قواعد میں "معرب غیر منصرف" یا صرف "غیر منصرف" بھی کہا جاتا ہے۔ اسم غیر منصرف کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند معرب غیر منصرف اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالتِ جر
اِبْرَاهِيْمُ	مرد کا نام	اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمَ
مَكَّةُ	شہر کا نام	مَكَّةَ	مَكَّةَ
مَرْيَمُ	عورت کا نام	مَرْيَمَ	مَرْيَمَ
اِسْرَائِيْلُ	حضرت یعقوبؑ کا لقب	اِسْرَائِيْلَ	اِسْرَائِيْلَ
اَحْمَرُ	سرخ	اَحْمَرَ	اَحْمَرَ
اَسْوَدُ	سیاہ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ

3:3 اُمید ہے کہ مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ:

i) غیر منصرف اسماء کی نصب اور جر ایک ہی شکل میں آتی ہے۔ مثلاً اِبْرَاهِيْمُ حالتِ رفع سے حالتِ نصب میں اِبْرَاهِيْمَ ہو گیا لیکن حالتِ جر میں اِبْرَاهِيْمِ نہیں ہوا بلکہ اِبْرَاهِيْمَ ہی رہا۔ اسی طرح باقی اسماء کی بھی نصب اور جر میں ایک ہی شکل ہے

ii) غیر منصرف اسماء کے آخری حرف پر حالتِ رفع میں ایک پیش (ـُ) اور نصب اور جر دونوں حالتوں میں صرف ایک زبر (ـَ) آتی ہے۔ لہٰذا ایک زبر (ـَ) لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ صرف دو زبر (ـً) کے لیے مخصوص ہے۔ یاد رکھئے کہ اسم غیر منصرف کے آخر پر تنوین کبھی نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے معرب اور غیر منصرف اسماء میں تمیز کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

3:4 آپ سوچ رہے ہوں گے ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ فلاں اسم معرب منصرف ہے یا غیر منصرف! تواس کی حقیقت تو یہ ہے کہ غیر منصرف اسماء کو پہچاننے کے کچھ قواعد ہیں جو آخر میں پڑھائے جاتے ہیں۔ فی الحال ہمارا طریقۂ کار یہ ہو گا کہ ذخیرۂ الفاظ میں ہم غیر منصرف اسماء کی نشاندہی ان کے آگے لفظ (غ) بنا کر کر دیا کریں گے۔ گویا سرِ دست آپ کو جن اسماء کے متعلق بتا دیا جائے انہیں غیر منصرف سمجھئے، ان پر کبھی تنوین نہ ڈالئے اور ان کی رفع، نصب، جر (ـُ)، (ـَ)، (ـَ) کے ساتھ لکھئے۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ عربی میں عورتوں، شہروں اور ملکوں کے نام عام طور پر غیر منصرف ہوتے ہیں۔

3:5 عربی زبان کے کچھ گنے چنے اسماء ایسے بھی ہوتے ہیں جو رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے اور تینوں حالتوں میں ایک جیسے رہتے ہیں۔ ایسے اسماء کو مَبْنِی کہتے ہیں۔ ان کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ہمارا طریقۂ کار یہ ہو گا کہ ذخیرۂ الفاظ میں ان کے آگے (م) بنا کر ہم نشاندہی کریں گے کہ یہ الفاظ مبنی ہیں۔ ان کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند مبنی اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالتِ جر
هٰذَا	یہ (مذکّر)	هٰذَا	هٰذَا
اَلَّذِیْ	جو کہ (مذکّر)	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ
تِلْكَ	وہ (مؤنّث)	تِلْكَ	تِلْكَ

3:6 اب اسم کی حالت کے متعلق چند باتیں سمجھ کر یاد کرلیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخری حصہ میں ہونے والی تبدیلی کو عربی گرامر میں "اعراب" کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ کسی اسم کی حالت سے مراد اس کی اعرابی حالت ہی ہوتی ہے، جو تین ہی ہوتی ہیں یعنی رفع، نصب یا جر۔ اور ہر اسم عبارت میں استعمال ہوتے وقت مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

3:7 دوسری بات یہ ہے کہ کسی لفظ کی اعرابی حالت چونکہ زیادہ تر حرکات یعنی زبر، زیر یا پیش کی تبدیلی سے ظاہر کی جاتی ہے، اس لیے حرکات لگانے کو بھی غلطی سے اِعراب کہہ دیتے ہیں۔ جبکہ ان دونوں میں فرق ہے۔ اِعراب اور حرکات کے فرق کو ہم ایک لفظ کی مدد سے سمجھ لیتے ہیں۔ لفظ مُنَافِقٌ کے آخری حرف "ق" پر جو دو پیش (ـٌ) ہیں، یہ اس لفظ کا اِعراب ہے۔ جبکہ "ق" سے پہلے کے حروف پر جہاں کہیں بھی زبر (ـَ)، زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) لگی ہوئی ہیں، وہ سب اس لفظ کی حرکات ہیں۔ اسی طرح لفظ اِبْرَاهِیْمُ کے آخری حرف میم پر ایک پیش (ـُ) اس کا اِعراب ہے۔ جبکہ اس سے پہلے کے حروف پر زبر (ـَ) اور زیر (ـِ) اس کی حرکات ہیں۔

مشق نمبر - 2

مندرجہ ذیل اسماء سے اسم کی گردان کریں۔ ان میں سے جو اسماء غیر منصرف ہیں ان کے آگے (غ) اور جو مبنی ہیں ان کے آگے (م) بنا دیا گیا ہے تاکہ انہیں ذہن نشین کرلیں اور گردان اس کے مطابق کریں۔ ساتھ ہی الفاظ کے معنی بھی یاد کریں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ثَوَابٌ	اجر۔ثواب	مَسَاجِدُ (غ)	مسجد کی جمع
نَفْسٌ	جان	رِجْزٌ	گندگی-آفت
عِمْرَانُ (غ)	ایک نام	هٰؤُلَاءِ (م)	یہ لوگ
سَيِّئَةٌ	برائی	جِدَارٌ	دیوار
مُسْلِمٌ	مسلمان	يُوسُفُ (غ)	ایک نام
اَلَّتِيْ (م)	جو کہ (مؤنّث)	شَمْسٌ	سورج
مَاءٌ	پانی	مَدِيْنَةٌ	شہر
بَابٌ	دروازہ	صِبْغَةٌ	رنگ
اٰيَةٌ	نشانی	ثَمَرٌ	پھل
شَهْوَةٌ	خواہش	خِزْيٌ	رسوائی

جنس

(Gender)

4:1 کسی اسم کو عبارت میں درست طریقے پر استعمال کرنے کے لیے کسی اسم کو جن چار پہلوؤں سے دیکھا جانا ضروری ہے، ان میں سے پہلی چیز اسم کی حالت (یا اعرابی حالت) ہے، جس پر پچھلے سبق میں کچھ بات ہو چکی ہے۔ اسم کی بحث میں دوسرا اہم پہلو "جنس" کا ہے۔ جنس کے لحاظ سے عربی زبان میں (بلکہ عموماً ہر زبان میں) اسم کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ یا مذکّر ہو گا، یعنی عبارت میں اس کا ذکر ایسے ہو گا جیسے کسی مذکر (*Male*) کا ذکر ہو رہا ہے، یا پھر مؤنّث کے طور پر استعمال ہو گا۔ ہر زبان میں الفاظ کے مذکّر و مؤنّث کے استعمال کے قواعد یکساں نہیں ہیں۔ کسی زبان میں ایک لفظ مذکّر بولا جاتا ہے تو دوسری میں وہ مؤنّث ہو سکتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں بحری جہاز (*Ship*) اور چاند (*Moon*) مؤنّث استعمال ہوتے ہیں مگر اردو میں مذکّر۔ لہٰذا کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے اس زبان کے اسماء کی تذکیر و تانیث یعنی ان کو مذکّر یا مؤنّث کی طرح استعمال کرنے کا علم ہونا ضروری ہے۔

4:2 عربی اسماء پر غور کرنے سے علماء نحو نے یہ دیکھا کہ یہاں مذکّر اسم کے لیے تو کوئی خاص علامت نہیں مگر مؤنّث اسماء معلوم کرنے کی کچھ علامات ضرور ہیں جنہیں علاماتِ تانیث کہتے ہیں۔ لہٰذا عربی سیکھنے والوں کو چاہیئے کہ وہ کسی اسم کے استعمال میں اس کی جنس کو متعین کرنے کے لیے علاماتِ تانیث کے لحاظ سے اس کو دیکھیں، اگر اس میں تانیث کی کوئی بات پائی جاتی ہے تو وہ اسم مؤنّث شمار ہو گا ورنہ اسے مذکّر ہی سمجھا جائے گا۔ کسی اسم میں تانیث کی شناخت کے حسبِ ذیل طریقے ہیں۔

4:3 پہلا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کے معنی پر غور کریں۔ اگر وہ کسی حقیقی مؤنّث کے لیے ہے یعنی اس کے مقابلہ پر مذکّر جوڑا بھی ہوتا ہے جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) کے مقابلہ پر رَجُلٌ (مرد)، اُمٌّ (ماں) کے مقابلہ پر اَبٌ (باپ) وغیرہ، تو وہ لازماً مؤنّث ہو گا۔ ایسے اسماء کو "مؤنثِ حقیقی" کہتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کو دیکھیں کہ اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہے؟ یہ

علامات تین ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسم کے آخری حصہ میں آتی ہے۔ علامات یہ ہیں "ة"، "ـَاء" ، "ـٰی" یعنی کوئی اسم اگر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ختم ہوتا نظر آئے تو اسے مؤنّث سمجھا جائے گا۔ ایسے اسماء کو "مؤنثِ قیاسی" کہتے ہیں۔

4:4 یہ بات سمجھ لیجئے کہ جن الفاظ کے آخر میں گول ة آئی ہے عربی میں انہیں مؤنّث مانا جاتا ہے۔ مثلاً جَنَّةٌ (باغ) یا صَلوٰةٌ (نماز) وغیرہ عربی میں مؤنّث استعمال ہوتے ہیں۔ نیز اکثر الفاظ کو مؤنّث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکّر لفظ کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے گول "ة" کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے کَافِرٌ (کافر) سے کَافِرَةٌ (کافرہ)، حَسَنٌ (اچھا۔ خوبصورت) سے حَسَنَةٌ (اچھی۔ خوبصورت) وغیرہ۔ اس قاعدہ سے گنتی کے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً خَلِیْفَةٌ (مسلمانوں کا حکمران)، عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔ حالانکہ ان کے آخر میں گول "ة" ہے لیکن یہ مذکّر استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری علامتِ تانیث "ـَاء" ہے جسے "الف ممدودہ" کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے مثلاً حَمْرَاءُ (سرخ)، خَضْرَاءُ (سبز) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ہمزہ پر تنوین کے بجائے ایک پیش آتی ہے۔ تیسری علامتِ تانیث "ـٰی" ہے جسے "الف مقصورہ" کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے مثلاً عُظْمٰی (عظیم)، کُبْرٰی (بڑی) وغیرہ۔ اس قاعدہ سے بھی چند الفاظ مستثنیٰ ہیں جیسے مُوْسٰی، عِیْسٰی وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف مقصورہ پر ختم ہونے والے اسماء رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے۔ اس لیے مختلف اعرابی حالتوں میں ان کا استعمال بھی مبنی اسماء کی طرح ہو گا۔

4:5 بہت سے اسم ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکّر ہوتے ہیں نہ مؤنّث اور نہ ہی ان پر مؤنّث کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اسماء کی جنس کا تعین اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اہلِ زبان انہیں کس طرح بولتے ہیں۔ جن اسماء کو اہلِ زبان مؤنّث بولتے ہیں انہیں "مؤنّثِ سماعی" کہتے ہیں اس لیے کہ ہم اہلِ زبان کو اسی طرح بولتے ہوئے سنتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورج کو لے لیں۔ اب حقیقتاً سورج نہ تو مذکّر ہے اور نہ ہی مؤنّث۔ ہم نے اردو کے اہلِ زبان کو

اسے مذکّر بولتے ہوئے سنا ہے اس لیے اردو میں سورج مذکّر ہے۔ جبکہ عربی کے اہلِ زبان شَمْسٌ (سورج) کو مؤنّث بولتے ہیں اس لیے عربی میں شَمْسٌ مؤنّثِ سماعی ہے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال یہ ہے کہ دہلی والے دہی کو کھٹّا کہتے ہیں جبکہ لکھنؤ والے اسے کھٹّی کہتے ہیں۔ اس لیے لکھنؤ والوں کے لیے دہی مؤنّثِ سماعی ہے۔ اب ذیل میں چند الفاظ دیئے جا رہے ہیں جو عربی میں مؤنّث بولے جاتے ہیں۔ آپ ان کے معنی یاد کرلیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ مؤنّثِ سماعی ہیں:

اَرْضٌ	زمین	سَمَاءٌ	آسمان	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	دَارٌ	گھر
نَارٌ	آگ	نَفْسٌ	جان	سَبِیْلٌ	راستہ

ان کے علاوہ ملکوں کے نام (مثلاً مِصْرُ، اَلشَّامُ)، جہنم کے تمام نام، شرابوں کے نام اور حروفِ تہجی بھی مؤنّثِ سماعی میں شمار ہوتے ہیں۔ نیز انسانی بدن کے ایسے اعضاء جو جوڑے جوڑے ہوتے ہیں، وہ بھی اکثر و بیشتر مؤنّثِ سماعی ہیں مثلاً یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، سَاقٌ (پنڈلی)۔

4:6 گزشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی تھی تو حالت کے لحاظ سے ایک لفظ کی تین شکلیں بنی تھیں لیکن اب مذکّر کی تین شکلیں ہوں گی اور مؤنّث کی بھی تین۔ اس طرح ایک لفظ کی اب چھ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مؤنّثِ سماعی کی تین ہی شکلیں ہوں گی کیوں کہ ان کا مذکّر نہیں ہو گا۔ اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
مذکّر	كَافِرٌ	كَافِرًا	كَافِرٍ
مؤنّث	كَافِرَةٌ	كَافِرَةً	كَافِرَةٍ
مذکّر	حَسَنٌ	حَسَنًا	حَسَنٍ
مؤنّث	حَسَنَةٌ	حَسَنَةً	حَسَنَةٍ
مؤنّث (سماعی)	نَفْسٌ	نَفْسًا	نَفْسٍ

مشق نمبر - 3

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور اسم کی گردان کریں۔ مؤنّثِ حقیقی میں مذکّر و مؤنّث دونوں الفاظ ساتھ دیئے گئے ہیں۔ جو اسماء مؤنّثِ سماعی ہیں ان کے آگے (س) بنا دیا گیا ہے۔ باقی الفاظ کے مؤنّث آپ کو خود بنانے ہیں۔ الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں:

اَخٌ	بھائی	هٰذِهٖ (م)	یہ (مؤنّث)
اُخْتٌ	بہن	حُلْوٌ	میٹھا
فَاسِقٌ	بدکار	جَیِّدٌ	عمدہ
قَبِیْحٌ	برا۔ بدصورت	جَهَنَّمُ (غ۔س)	دوزخ
دَارٌ (س)	گھر	عَرِیْسٌ	دلہا
کَبِیْرٌ	بڑا	عَرُوْسٌ	دلہن
صَغِیْرٌ	چھوٹا	شَدِیْدٌ	سخت
هٰذَا (م)	یہ (مذکّر)	سُوْقٌ (س)	بازار
صَادِقٌ	سچا	قَصِیْرٌ	چھوٹا، کوتاہ
کَاذِبٌ	جھوٹا	بَاکِسْتَانُ (غ۔س)	پاکستان
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	عَیْنٌ (س)	آنکھ، چشمہ / کنواں
اَلَّذِیْنَ (م)	جو کہ (جمع مذکّر)	نَجَّارٌ	بڑھئی
اَللَّتِیْ (م)	جو کہ (جمع مؤنّث)	خَبَّازٌ	نانبائی
طَوِیْلٌ	لمبا	خَیَّاطٌ	درزی

عــدد

(Number)

5:1 دوسری زبانوں میں عدد یعنی تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لیے واحد یا مفرد اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے۔ اور دو کے لیے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں۔ اس دو کے صیغے کو تثنیہ کہتے ہیں۔ اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ اور جمع۔ کسی اسم کو واحد سے تثنیہ یا جمع بنانے کے لیے کچھ قاعدے ہیں جن کا اس سبق میں ہم مطالعہ کریں گے۔

5:2 **واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ:** اس سلسلے میں پہلی بات یہ نوٹ کر لیں کہ اسم خواہ مذکّر ہو یا مؤنّث دونوں کے تثنیہ بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـَ) لگا کر اس کے آگے الف اور نونِ مکسورہ یعنی (ـَانِ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَانِ۔ جبکہ حالتِ نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـَ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نونِ مکسورہ یعنی (ـَيْنِ) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَيْنِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	تثنیہ		
	رفع	نصب	جر
	ـَانِ	ـَيْنِ	ـَيْنِ
كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
جَنَّةٌ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

5:3 **جمع کی اقسام:** عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنا لیتے ہیں۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں s یا es بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔ مگر جس طرح انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے۔ مثلاً His کی جمع Their ہے اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تتر بتر ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع عِبَادٌ اور اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے۔ ان کو جمع مکسر کہتے ہیں۔ مکسر کے معنی ہیں "توڑا ہوا" کیوں کہ اس میں واحد لفظ کے حروف کی ترتیب ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لیے انہیں جمع مکسر کہتے ہیں۔ اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ مذکّر اور مؤنّث، دونوں کے لیے ایک ہی ہے لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکّر کے لیے الگ ہے اور مؤنّث کے لیے الگ۔

5:4 **جمع مذکّر سالم بنانے کا قاعدہ:** حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ـُ) لگا کر اس کے آگے واؤ ساکن اور نونِ مفتوحہ یعنی (ـُ وْنَ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ جب کہ حالتِ نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زیر (ـِ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نونِ مفتوحہ یعنی (ـِ يْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِيْنَ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مذکّر سالم		
	رفع	نصب	جر
	ـُوْنَ	ـِيْنَ	ـِيْنَ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
نَجَّارٌ	نَجَّارُوْنَ	نَجَّارِيْنَ	نَجَّارِيْنَ
خَيَّاطٌ	خَيَّاطُوْنَ	خَيَّاطِيْنَ	خَيَّاطِيْنَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُوْنَ	فَاسِقِيْنَ	فَاسِقِيْنَ

5:5 **جمع مؤنّث سالم بنانے کا قاعدہ:** اس قاعدے کے تحت ایسے مؤنث اسماء کی جمع سالم بنتی ہے جن کے آخر میں تائے مربوطہ آتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ تائے مربوطہ گرا کر حالتِ رفع میں اسم کے آگے (اتٌ) کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ حالتِ نصب اور جر میں (اتٍ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ اور مُسْلِمَاتٍ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مؤنّث سالم		
	رفع	نصب	جر
	اتٌ	اتٍ	اتٍ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
نَجَّارَةٌ	نَجَّارَاتٌ	نَجَّارَاتٍ	نَجَّارَاتٍ
فَاسِقَةٌ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ

5:6 **جمع مکسّر** جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ انہیں یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے اب ذخیرۂ الفاظ میں ہم واحد کے سامنے ان کی جمع مکسر لکھ دیا کریں گے تاکہ آپ انہیں یاد کرلیں۔ جمع مکسر زیادہ تر معرب منصرف ہوتی ہیں لیکن کچھ غیر منصرف بھی ہوتی ہیں۔ ان کی سادہ سی پہچان یہ ہے کہ آخری حرف پر اگر دو پیش (ـٌ) ہوں تو انہیں معرب منصرف سمجھیں اور اگر ایک پیش (ـُ) ہو تو انہیں غیر منصرف سمجھیں۔

5:7 **صورتِ اعراب:** پیراگراف نمبر 2:3 میں آپ کو بتایا تھا کہ عربی عبارت میں اسم کی حالت کو پہچاننے کی علامات یعنی صورتِ اِعراب ایک سے زیادہ ہیں۔ اب آپ نوٹ کرلیں کہ آپ نے تمام صورتِ اِعراب پڑھ لی ہیں جو کہ کل پانچ ہیں۔ انہیں ہم دوبارہ یکجا کرکے دے رہے ہیں تاکہ آپ انہیں ذہن نشین کرلیں۔

	صورتِ اعراب			کس قسم کے اسماء اس صورت میں آتے ہیں
	رفع	نصب	جر	
1	ـٌ	ـً	ـٍ	معرب منصرف۔ واحد اور جمع مکسر (مذکر و مؤنث)
2	ـُ	ـَ	ـَ	معرب غیر منصرف۔ واحد اور جمع مکسر (مذکر و مؤنث)
3	ـَانِ	ـَیْنِ	ـَیْنِ	صرف تثنیہ (مذکر و مؤنث)
4	ـُوْنَ	ـِیْنَ	ـِیْنَ	صرف جمع مذکر سالم
5	ـَاتٌ	ـَاتٍ	ـَاتٍ	صرف جمع مؤنث سالم

مذکورہ بالا نقشہ میں پہلی دو صورتِ اعراب کو "اِعراب بالحرکۃ" کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ تبدیلی زبر، زیر، پیش یعنی حرکات کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔ جب کہ آخری تین صورتِ اعراب کو "اِعراب بالحروف" کہتے ہیں۔

5:8 گزشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی، تو ایک لفظ کی چھ شکلیں بنی تھیں۔ لیکن اب ہم نے واحد کا تثنیہ اور جمع بھی بنانا ہے اس لیے ایک لفظ کی اب اٹھارہ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مذکّر غیر حقیقی کا مؤنّث نہیں آئے گا اور مؤنّث غیر حقیقی کا مذکّر نہیں آئے گا، اس لیے ان کی نو، نو شکلیں ہوں گی۔ مثال کے طور پر ہم ایک لفظ مُسْلِمٌ لیتے ہیں۔ اس کا مؤنّث بھی بنانا ہے۔ اس لیے اس کی اٹھارہ شکلیں بنائیں گے۔ دوسرا لفظ کِتَابٌ لیتے ہیں۔ یہ مذکّر غیر حقیقی ہے۔ اس کا مؤنّث نہیں آئے گا۔ اس لیے اس کی نو شکلیں ہوں گی اور اس کی جمع مکسر کُتُبٌ آتی ہے۔ تیسرا لفظ جَنَّۃٌ لیتے ہیں۔ یہ مؤنّث غیر حقیقی ہے۔ اس کا مذکّر نہیں آئے گا۔ اس لیے اس کی بھی نو شکلیں ہوں گی۔ تینوں الفاظ کے اسماء کی گردانیں مندرجہ ذیل ہیں:

		حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
مذکر	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
	تثنیہ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
مؤنّث	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
	تثنیہ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
مذکّر غیر حقیقی	واحد	كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
	تثنیہ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
	جمع	كُتُبٌ	كُتُبًا	كُتُبٍ
مؤنّث غیر حقیقی	واحد	جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
	تثنیہ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
	جمع	جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ

مشق نمبر - 4 (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے مؤنّث بنائیں اور اسم کی گردان کریں۔

i) مُؤْمِنٌ   ii) مُشْرِكٌ

iii) صَادِقٌ   iv) كَاذِبٌ

v) جَاهِلٌ (ج جُهَلَاءُ)   vi) عَالِمٌ (ج عُلَمَاءُ)

مشق نمبر - 4 (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ مذکر غیر حقیقی ہیں۔ ان کے معنی اور جمع مکسر یاد کرلیں پھر اسم کی گردان کریں۔

مَسْجِدٌ	(ج مَسَاجِدُ)	مسجد	مَقْعَدٌ	(ج مَقَاعِدُ)	بینچ
ذَنْبٌ	(ج ذُنُوْبٌ)	گناہ	رَأْسٌ	(ج رُؤُوْسٌ)	سر
نَهْرٌ	(ج اَنْهَارٌ)	نہر	وَلِيٌّ	(ج اَوْلِيَاءُ)	دوست
قَلْبٌ	(ج قُلُوْبٌ)	دل	دَرْسٌ	(ج دُرُوْسٌ)	سبق

مشق نمبر - 4 (ج)

مندرجہ ذیل الفاظ مؤنّث غیر حقیقی ہیں۔ اِن کے معنی یاد کریں۔ جن کے آگے جمع مکسّر دی گئی ہے ان کے علاوہ باقی الفاظ کی جمع سالم بنے گی۔ پھر تمام اسماء کی گردان کریں۔

اُذُنٌ	(ج اٰذَانٌ)	کان	رِجْلٌ	(ج اَرْجُلٌ)	پاؤں
اٰيَةٌ		نشانی	بَيِّنَةٌ		واضح دلیل - کھلی نشانی
سَيِّئَةٌ		برائی	سَيَّارَةٌ		موٹر
سُوْقٌ	(ج اَسْوَاقٌ)	بازار	نَفْسٌ	(ج اَنْفُسٌ)	جان

ضروری ہدایات:

اس سبق میں ایک لفظ کی آپ 18 شکلیں بنا رہے ہیں۔ اس کے بعد اگلے سبق میں ایک لفظ کی آپ ان شاء اللہ 36 شکلیں بنائیں گے۔ اس مرحلہ پر اکثر طلبہ اس کو بے مقصد مشقت سمجھ کر بددلی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان مشقوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ اس کا مقصد سمجھ لیں۔

آگے چل کر مرکبات اور جملوں میں کوئی اسم استعمال کرتے وقت آپ کو اسے چاروں پہلوؤں سے قواعد کے مطابق بنانا ہو گا۔ فرض کریں لفظ **مُسْلِمٌ** کو رفع، مؤنث، جمع اور معرفہ استعمال کرنا ہے۔ اب اگر آپ اس طرح کریں گے کہ پہلے **مُسْلِمٌ** کی مؤنث **مُسْلِمَةٌ** بنائیں، پھر اس کی جمع **مُسْلِمَاتٌ** بنائیں، پھر اس کا معرفہ **اَلْمُسْلِمَاتُ** بنائیں، تو اندازہ کریں کہ اس پر آپ کا کتنا وقت خرچ ہو گا۔

ان مشقوں کا مقصد آپ کے ذہن میں یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ لفظ **مُسْلِمٌ** کے مذکورہ چاروں پہلوؤں کے حوالے سے جب آپ سوچیں تو ذہن میں براہ راست **اَلْمُسْلِمَاتُ** کا لفظ آئے۔ اس مرحلہ پر جو طلبہ دلچسپی اور توجہ سے یہ مشقیں کرلیں گے ان میں ان شاء اللہ یہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر ان کی بہت سی محنت اور وقت بچ جائے گا۔

اسم بلحاظ وسعت

(Kind)

6:1 وسعت کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔ (i) اسمِ نکرہ (Common noun) اور (ii) اسمِ معرفہ (Proper noun)۔ اسمِ نکرہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام چیز پر بولا جائے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں "ایک لڑکا آیا"۔ اب یہاں اسم "لڑکا" نکرہ ہے۔ اردو میں اسمِ نکرہ کی کچھ علامتیں ہیں مثلاً "ایک"، "کوئی"، "کچھ"، "بعض"، "چند" وغیرہ۔ اس کے برعکس انگریزی میں لفظ "The" معرفہ کی علامت ہے۔ چنانچہ انگریزی میں "Boy" اسمِ نکرہ ہے اور اس کا مطلب ہے "کوئی لڑکا" جبکہ "The Boy" اسمِ معرفہ ہے اور اس کا مطلب ہے "لڑکا" یعنی ایسا مخصوص لڑکا جو بات کرنے والوں کے ذہن میں موجود ہے یا گفتگو کے دوران جس کا ذکر آچکا ہے۔

6:2 عربی میں اسمِ نکرہ کی علامت یہ ہے کہ اسمِ نکرہ کے آخری حرف پر بالعموم تنوین آتی ہے۔ مثلاً "Man" یا "کوئی مرد" کا عربی ترجمہ ہوگا "رَجُلٌ"، "رَجُلاً" یا "رَجُلٍ" اور اسمِ معرفہ کی ایک عام علامت یہ ہے کہ اس کے شروع میں لامِ تعریف یعنی "اَلْ" کا اضافہ کرتے ہیں اور آخری حرف سے تنوین ختم کردیتے ہیں۔ مثلاً "The Man" یا "مرد" کا عربی ترجمہ ہوگا "اَلرَّجُلُ"، "اَلرَّجُلَ" یا "اَلرَّجُلِ"۔

6:3 اسمِ نکرہ کی کئی قسمیں ہیں لیکن فی الحال آپ کو تمام اقسام یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں دو اُصول یاد کرلیں۔ اوّل یہ کہ جو بھی اسمِ معرفہ نہیں ہوگا اسے نکرہ مانا جائے گا۔ دوئم یہ کہ اسمِ نکرہ کے آخر میں عام طور پر تنوین آتی ہے۔ گنتی کے صرف چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کچھ نام ایسے ہیں جو کسی کے نام ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوتے ہیں لیکن ان کے آخر میں تنوین بھی آجاتی ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ، زَیْدٌ وغیرہ اور ان کے درمیان تمیز کرنے میں کوئی دقّت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اسمِ نکرہ کی صرف دو قسمیں جو زیادہ استعمال ہوتی ہیں انہیں ذہن نشین کرلیں۔ ایک قسم "اسمِ ذات" ہے جو کسی جاندار یا بے جان

چیز کی جنس کا نام ہو جیسے اِنْسَانٌ (انسان)، فَرَسٌ (گھوڑا) یا حَجَرٌ (پتھر) وغیرہ۔ دوسری قسم "اسمِ صفت" ہے جو کسی چیز کی کوئی صفت ظاہر کرے۔ جیسے حَسَنٌ (اچھا، خوبصورت)، طَیِّبٌ (اچھا، پاک) یا سَھْلٌ (آسان) وغیرہ۔

6:4 فی الحال اسمِ معرفہ کی پانچ قسمیں ذہن نشین کر لیں:

i) **اسمِ عَلَمْ**: یعنی وہ الفاظ جو کسی اسمِ ذات کی پہچان کے لیے اس کے نام کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ایک انسان کی پہچان کے لیے حَامِدٌ۔ ایک شہر کی پہچان کے لیے بُغْدَادُ وغیرہ۔

ii) **اسمِ ضمیر**: یعنی وہ الفاظ جو کسی نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ہم اس طرح نہیں کہتے کہ "حامد کالج سے آیا اور حامد بہت خوش تھا"، بلکہ یوں کہتے ہیں کہ "حامد کالج سے آیا اور وہ بہت خوش تھا"۔ یہاں لفظ "وہ" اسمِ ضمیر ہے۔ یہ حامد کے لیے استعمال ہوا ہے اس لیے معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ عربی میں اس کی مثالیں یہ ہیں۔ ھُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں) وغیرہ۔

iii) **اسمِ اشارہ**: یعنی وہ الفاظ جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے ھٰذَا (یہ۔ مذکّر)، ذٰلِكَ (وہ۔ مذکّر)۔ ذہن میں یہ بات واضح کر لیں کہ جب کسی چیز کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے تو وہ کوئی عام چیز نہیں رہتی بلکہ خاص ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

iv) **اسم موصول**: وہ اسم جو اگلی بات کو پچھلی بات سے ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے اَلَّذِیْ (جو کہ۔ مذکّر)، اَلَّتِیْ (جو کہ۔ مؤنّث)۔ اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہوتے ہیں۔

v) **معرَّف باللّام**: یعنی لام سے معرفہ بنایا ہوا۔ جب کسی نکرہ اسم کو معرفہ کے طور پر استعمال کرنا ہوتا ہے تو عربی میں اس سے پہلے "الف لام (اَلْ)" لگا دیتے ہیں، جسے لامِ تعریف کہتے ہیں جیسے فَرَسٌ کے معنی ہیں کوئی گھوڑا لیکن اَلْفَرَسُ کے معنی ہیں مخصوص گھوڑا، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

6:5 کسی نکرہ اسم کو معرفہ بنانے کے لیے جب اس پر لامِ تعریف داخل کرتے ہیں تو پھر اُس لفظ کے استعمال میں چند قواعد کا خیال کرنا ہوتا ہے۔ فی الحال ان میں سے دو قواعد آپ ذہن نشین کرلیں۔ باقی قواعد اِن شاء اللہ آئندہ اسباق میں بتائے جائیں گے۔

پہلا قاعدہ : جب کسی اسمِ نکرہ پر لامِ تعریف داخل ہو گا تو وہ اس کی تنوین کو ساقط کر دے گا جیسے حالتِ نکرہ میں رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ کے آخری حرف پر تنوین ہے لیکن جب ان کو معرفہ بناتے ہیں تو یہ اَلرَّجُلُ، اَلْفَرَسُ ہو جاتے ہیں۔ اب ان کے آخری حرف پر تنوین ختم ہو گئی اور صرف ایک پیش رہ گیا۔ یہ بہت پکا قاعدہ ہے۔ اس لیے اس بات کو خوب اچھی طرح یاد کرلیں کہ معرف باللّام پر تنوین کبھی نہیں آئے گی۔

دوسرا قاعدہ : آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ بعض الفاظ میں لامِ تعریف کے ہمزہ کو لام پر جزم دے کر پڑھتے ہیں جیسے اَلْقَمَرُ، جبکہ بعض الفاظ میں لام کو نظر انداز کر کے ہمزہ کو براہِ راست اگلے حرف پر تشدید دے کر ملاتے ہیں جیسے اَلشَّمْسُ۔ تو اب سمجھ لیجئے کچھ حروف ایسے ہیں جن سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب لامِ تعریف داخل ہو گا تو اَلْقَمَرُ کے قاعدہ کا اطلاق ہو گا۔ اس لیے ایسے حروف کو حروفِ قمری کہتے ہیں جبکہ جن حروف کے شروع ہونے والے الفاظ پر اَلشَّمْسُ کے قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے انہیں حروفِ شمسی کہتے ہیں۔ آپ کو یاد کرنا ہو گا کہ کون سے حروف شمسی اور کون سے قمری ہیں اور اس کی ترکیب بہت آسان ہے۔ ایک کاغذ پر عربی کے حروفِ تہجی لکھ لیں۔ پھر د ذ سے ط ظ تک تمام حروف Underline کرلیں۔ ان سے قبل کے دو حروف ت ث اور بعد کے دو حروف ل ن کو بھی انڈر لائن کرلیں۔ یہ سب حروفِ شمسی ہیں۔ باقی تمام حروف قمری ☆ ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مذکورہ بالا قاعدہ حقیقتاً عربی گرامر کا نہیں بلکہ عربی تجوید کا قاعدہ ہے لیکن عربی زبان کو درست طریقہ پر بولنے اور لکھنے کے لیے اس کا علم بھی ضروری ہے۔

☆ "خوفِ حق اِک عجب غم ہے"۔ اس جملہ میں آنے والے تمام حروف قمری ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر حروف شمسی ہیں۔

6:6 پیراگراف 3:3 (یعنی سبق نمبر 3 کے تیسرے پیراگراف) میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جری میں زیر قبول نہیں کرتے۔ جیسے مَسَاجِدُ حالتِ نصبی میں مَسَاجِدَ ہو جائے گا لیکن حالتِ جری میں مَسَاجِدِ نہیں ہو گا بلکہ مَسَاجِدَ ہی رہے گا۔ اس اصول کے دو استثناء ہیں۔ اوّل یہ کہ غیر منصرف اسم جب معرّف باللّام ہوتا ہے تو حالتِ جری میں زیر قبول کرلیتا ہے جیسے اَلْمَسَاجِدُ سے حالتِ نصبی میں اَلْمَسَاجِدَ ہو گا اور حالتِ جری میں اَلْمَسَاجِدِ ہو جائے گا۔ دوسرا استثناء اِن شاء اللہ ہم آئندہ اسباق میں پڑھیں گے۔

مشق نمبر - 5

مشق نمبر 4 (الف) میں جتنے الفاظ دیئے گئے ہیں ان کی اب 36 شکلیں بنائیں۔ یعنی 18 شکلیں نکرہ کی اور 18 شکلیں معرفہ کی۔ اس کے علاوہ مشق نمبر 4 (ب) اور (ج) میں دیئے گئے الفاظ کی معرفہ اور نکرہ کی جتنی شکلیں بن سکتی ہیں ان کے اسم کی گردان کریں۔

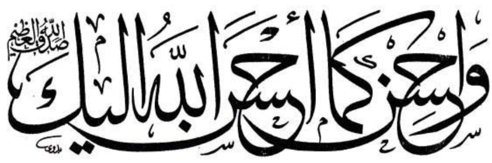

مرکبّات

(Compounds)

7:1 پیراگراف 1:8 میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسم کے درست استعمال کے لیے چار پہلوؤں سے اس کا جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اسباق میں ہم نے سمجھ لیا کہ اسم کے مذکورہ چار پہلو کیا ہیں اور اس سلسلہ میں کچھ مشق بھی کرلی۔ اب تک ہماری تمام مشقیں مفرد الفاظ پر مشتمل تھیں۔ یہی مفرد الفاظ جب دو یا دو سے زیادہ تعداد میں باہم ملتے ہیں تو بامعنی مرکبات اور جملے وجود میں آتے ہیں۔ ہمارے اگلے اسباق انہیں کے متعلق ہوں گے۔ اس سبق میں ہم دو الفاظ کو ملا کر لکھنے کی کچھ مشق کریں گے۔

7:2 آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ ہم ایک ضروری بات ذہن نشین کرلیں۔ "مفرد" کی اصطلاح دو مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کسی اسم کے عدد کے پہلو پر بات ہو رہی ہو تو جمع اور تثنیہ کے مقابلہ میں واحد لفظ کو بھی مفرد کہتے ہیں لیکن اس کے لیے زیادہ تر واحد کی اصطلاح ہی مستعمل ہے۔ دوسری طرف کسی مرکب یا جملہ میں استعمال شدہ متعدد الفاظ میں سے کسی تنہا لفظ کی بات ہو تو اسے بھی "مفرد" کہتے ہیں اور یہاں پر ہم نے مفرد کا لفظ اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اب دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کی مشق کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ہم مرکبات اور ان کی اقسام کے متعلق کچھ باتیں سمجھ لیں۔

7:3 دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور ان کے مجموعے کو مرکب۔ جیسے سمندر مفرد لفظ ہے اور گہرا بھی مفرد لفظ ہے۔ جب ان دونوں الفاظ کو ملایا جاتا ہے تو ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے "گہرا سمندر" اسے مرکب کہیں گے۔ چنانچہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل بامعنی فقرہ کو مرکب کہا جاتا ہے اور یہ ابتداءً دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے، مرکبِ ناقص اور جملہ۔

7:4 مرکبِ ناقص ایسا مرکب ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے اور نہ کسی خواہش کا اظہار ہو بلکہ بات ادھوری رہے جیسے ایک سخت عذاب، اللہ کا

رسول وغیرہ۔ مرکبِ ناقص کی کئی اقسام ہیں جیسے مرکبِ عطفی، مرکبِ توصیفی، مرکبِ اضافی، مرکبِ جاری، مرکبِ اشاری، مرکب عددی وغیرہ۔ آئندہ اسباق میں اِن شاء اللہ ہم ان کی تفصیلات اور قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

7:5 جب دو یا دو سے زائد الفاظ کے مرکب سے کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم سامنے آئے یا کسی خواہش کا اظہار ہو تو ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں۔ جیسے "مسجد کشادہ ہے"۔ اس میں مسجد سے متعلق خبر معلوم ہوئی کہ وہ کشادہ ہے۔ یا "کتاب پڑھو" اس میں کتاب پڑھنے کا حکم سامنے آیا۔ اسی طرح "اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرمادے" اس میں خواہش کا اظہار ہے۔ یہ تمام جملے ہیں۔ جملے دو قسم کے ہوتے ہیں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ عربی میں ان کی شناخت بہت آسان ہے۔ جس جملہ کی ابتداء کسی اسم سے ہو رہی ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں اور جس جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو رہی ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ گرامر کی اصطلاح میں جملہ کو مرکبِ تام بھی کہتے ہیں۔

7:6 **مرکبِ عطفی**: یہ ایسا مرکب ہے جس میں دو مفرد اسماء کے درمیان حرفِ عطف آتا ہے۔ اس سبق میں ہم دو حروفِ عطف پڑھیں گے یعنی وَ (اور) اور اَوْ (یا)۔ شَمْسٌ وَّ قَمَرٌ (ایک سورج اور ایک چاند) اور دَارٌ اَوْ مَسْجِدٌ (ایک گھر یا ایک مسجد) مرکبِ عطفی کی مثالیں ہیں۔

7:7 **یرملون کا قاعدہ**: یہ قاعدہ اصلاً تو تجوید کا ہے لیکن مرکبات کو صحیح طریقہ سے لکھنے اور پڑھنے کے لیے گرامر کے طلبہ کے لیے بھی اس کا علم ضروری ہے۔ پہلے آپ ان دو مرکبات پر غور کریں۔ (i) اِبْرَاهِيْمُ وَاِسْمَاعِيْلُ (ابراہیم اور اسماعیل) (ii) شَاكِرٌ وَّعَادِلٌ (ایک شکر کرنے والا اور ایک عدل کرنے والا)۔ دیکھئے پہلے مرکب میں اِبْرَاهِيْمُ کی 'م' کو 'و' کے ساتھ مدغم نہیں کیا گیا لہذا دونوں لفظ الگ الگ پڑھے جا رہے ہیں۔ دوسرے مرکب میں شَاكِرٌ کی 'ر' کو 'و' کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے، اسی لیے 'و' پر تشدید ہے اور دونوں لفظ ملا کر پڑھے جائیں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا قاعدہ ہے جس کے تحت کچھ الفاظ ما قبل سے ملا کر پڑھے جاتے ہیں اور کچھ الگ الگ۔ یاد کر لیجئے کہ جو الفاظ ر، ل، م، ن، و یا ی سے

شروع ہوتے ہیں انہیں ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے بشرطیکہ ماقبل نون ساکن یا نون تنوین ہو۔ ان حروفِ **تہجّی** کو یاد رکھنے کے لیے ان کی ترتیب بدل کر ایک لفظ "یرملون" بنا لیا گیا ہے اور مذکورہ بالا قاعدہ کو یرملون کا قاعدہ کہا جاتا ہے۔ یہ تجوید میں ادغام کا ایک قاعدہ ہے۔ مرکبِ عطفی کی مشق کرتے وقت اس قاعدہ کا بھی لحاظ رکھیں۔

7:8 **همزة الوصل کا قاعدہ**: ہمزۃ الوصل کے قاعدے کو سمجھنے کے لیے پہلے ان دو مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ وَّ حَسَنٌ (ایک سچا اور ایک خوبصورت)، اَلصَّادِقُ وَالْحَسَنُ (سچا اور خوبصورت) پہلے مرکب میں وَ الگ پڑھا جا رہا ہے اور حَسَنٌ الگ لیکن دوسرے مرکب میں وَ کو آگے اَلْحَسَنُ سے ملا کر پڑھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس لفظ پر لامِ تعریف لگا ہو وہ اپنے سے پہلے لفظ سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ اور اِس صورت میں لامِ تعریف کا ہمزہ (جسے عام طور پر ہم الف کہتے ہیں) لکھنے میں تو موجود رہتا ہے لیکن تلفظ میں گر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر سے زبر کی حرکت ہٹا دی جاتی ہے۔ چنانچہ وَاَلْحَسَنُ لکھنا اور پڑھنا غلط ہو گا بلکہ یہ وَالْحَسَنُ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اب یہ بھی یاد کر لیں کہ جو ہمزہ پہلے لفظ سے ملانے کی وجہ سے تلفظ میں گر جاتا ہے اسے "ہمزۃ الوصل" کہتے ہیں۔ چنانچہ لامِ تعریف کے ہمزہ کے علاوہ اِبْنٌ (بیٹا)، اِمْرَأَةٌ (عورت) اور اِسْمٌ (نام) کے ہمزے بھی ہمزۃ الوصل ہیں۔

7:9 **ساکن حرف کو آگے ملانے کا قاعدہ**: اسی سلسلے میں ایک اور اُصول سمجھنے کے لیے دو اور مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ اَوْ كَاذِبٌ (ایک سچا یا ایک جھوٹا)، اَلصَّادِقُ اَوِ الْكَاذِبُ (سچا یا جھوٹا)۔ پہلے مرکب میں اَوْ (یا) کو آگے ملانا ضروری نہیں تھا اس لیے وہ اپنی اصلی حالت پر ہے اور واؤ پر ساکن برقرار ہے۔ لیکن دوسرے مرکب میں اسے آگے ملانا ضروری تھا کیوں کہ اگلے لفظ اَلْكَاذِبُ پر لامِ تعریف لگا ہوا ہے، اس لیے اَوْ کے واؤ کی ساکن کی جگہ زیر آ گئی۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزۃ الوصل سے پہلے لفظ کا آخری حرف اگر ساکن ہو تو اسے عموماً زیر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ لفظ مِنْ (سے) اس قاعدے سے مستثنٰی ہے۔ اس کی نون کو زبر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ جیسے مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)۔

مشق نمبر - 6

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دی ہوئی عبارت کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں:

خُبْزٌ	روٹی	لَبَنٌ	دودھ
جَمَلٌ	اونٹ	فَرَسٌ	گھوڑا
نُسُكٌ	قربانی	طِيْبٌ	خوشبو
قَمَرٌ	چاند	سَهْلٌ	آسان
صَعْبٌ	دشوار	صَائِمٌ	روزہ رکھنے والا
مُتَصَدِّقٌ	صدقہ کرنے والا	قَانِتٌ	فرمانبرداری کرنے والا

اردو میں ترجمہ کریں

1. خُبْزٌ وَّ مَاءٌ
2. اَلْخُبْزُ وَ الْمَاءُ
3. لَبَنٌ اَوْ مَاءٌ
4. اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ
5. جَاهِلٌ وَّ عَالِمٌ
6. اَلْجَاهِلُ اَوِ الْعَالِمُ
7. اَلْجَاهِلُ وَالظَّالِمُ
8. اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ
9. كِتَابٌ اَوْ دَرْسٌ
10. اَلْمَاءُ وَالطِّيْبُ

عربی میں ترجمہ کریں

1. ایک گھر اور ایک بازار
2. گھر اور بازار
3. گھر یا بازار
4. جنت یا دوزخ
5. آگ یا پانی
6. آگ اور پانی
7. چاند اور سورج
8. کچھ آسان اور کچھ دشوار
9. دشوار یا آسان
10. کوئی بڑھئی یا کوئی درزی
11. ایک اونٹ اور ایک گھوڑا
12. کتاب اور سبق

قرآنی مثالیں

1. اَلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ (الاحزاب:۳۵)

2. اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (الحدید:۳)

3. ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی (آل عمران:۱۹۵)

4. صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا (البقرة:۲۸۲)

5. صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (البقرة:۱۹۶)

6. هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی (البقرة:۱۱۱)

7. اَلذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ (البقرة:۶۱)

8. لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ (الحدید:۲۰)

9. اَلنَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (البقرة:۲۴)

10. غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا (النسآء:۱۳۵)

ضروری ہدایات:

آپ کے لیے ضروری ہے کہ عربی کے الفاظ یاد کرتے وقت ان کی حرکات و سکنات اور اعراب کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے یاد کریں۔ خاص طور سے سہ حرفی الفاظ کے درمیانی حرف پر زیادہ توجہ دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خُبْزٌ کو خَبَزٌ اور لَبَنٌ کو لَبْنٌ کہنا غلط ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ مشقوں میں جن عربی الفاظ کی حرکات و سکنات اور اعراب واضح نہیں ہوتے، ان کے نمبر کاٹ لیے جاتے ہیں۔

مرکبِ توصیفی (حصہ اوّل)
(Adjectival Compound-1)

8:1 گزشتہ سبق میں ہم نے مرکبات سمجھ لیے تھے اور یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ ان کی ایک قسم "مرکبِ ناقص" کی پھر متعدد اقسام ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے مرکبِ ناقص کی ایک قسم مرکبِ توصیفی کا مطالعہ کرنا ہے اور اس کے چند قواعد سمجھ کر اُن کی مشق کرنی ہے۔

8:2 مرکبِ توصیفی دو اسماء کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مثلاً ہم کہتے ہیں "نیک مرد"۔ اس میں اسم "نیک" نے اسم "مرد" کی صفت بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں "مرد" کی صفت بیان کی گئی ہے اس لیے وہ موصوف ہے۔ دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں "نیک" صفت ہے۔

8:3 انگریزی اور اردو میں مرکبِ توصیفی کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں: "Good boy" (اچھا لڑکا) اس میں "Good" (اچھا) پہلے آیا ہے جو صفت ہے اور "Boy" (لڑکا) بعد میں آیا ہے جو کہ موصوف ہے۔ لیکن عربی کے مرکبِ توصیفی میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔ اس لیے ترجمہ کرتے وقت اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہم "اچھا لڑکا" کا عربی میں ترجمہ کریں گے تو چونکہ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اس لیے پہلے "لڑکا" کا ترجمہ ہوگا جو کہ "اَلْوَلَدُ" ہوگا اور صفت "اچھا" کا بعد میں ترجمہ ہوگا جو "اَلْحَسَنُ" ہوگا۔ ان دونوں الفاظ کو جب ملا کر لکھا جائے گا تو یہ "اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ" ہوگا۔ آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ ملا کر لکھنے سے اَلْحَسَنُ کے ہمزہ سے زبر ہٹ گئی۔ اس کی وجہ ہم گزشتہ سبق کے پیراگراف 7:8 میں بیان کر چکے ہیں۔

8:4 عربی میں مرکبِ توصیفی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگی یعنی (۱) موصوف اگر حالتِ رفع میں ہے تو صفت

بھی حالتِ رفع میں ہو گی۔ (۲) موصوف اگر مذکّر ہے تو صفت بھی مذکّر ہو گی۔ (۳) موصوف اگر واحد ہے تو صفت بھی واحد ہو گی اور (۴) موصوف اگر معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہو گی۔ اس بات کو مزید سمجھنے کے لیے گزشتہ پیراگراف میں دی گئی مثال پر ایک بار پھر غور کریں۔ وہاں ہم نے "اچھا لڑکا" کا ترجمہ "اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ" کیا تھا۔ اس میں موصوف "لڑکا" کے ساتھ "ایک" یا "کوئی" کی اضافت نہیں ہے اس لیے یہ معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ترجمہ وَلَدٌ کے بجائے اَلْوَلَدُ ہو گا۔ اب دیکھئے موصوف "اَلْوَلَدُ" حالتِ رفع میں ہے، مذکّر ہے، واحد ہے اور معرفہ ہے۔ اس لیے اس کی صفت بھی چاروں پہلوؤں سے اس کے مطابق رکھی گئی ہے یعنی حالتِ رفع میں، واحد، مذکّر اور معرفہ رکھی گئی ہے۔

8:5 ہم نے یرملون کا قاعدہ پیراگراف 7:7 میں پڑھا تھا۔ اس کا اطلاق مرکبِ توصیفی میں بھی ہوتا ہے جب موصوف اور صفت نکرہ ہوتے ہیں۔ اگر صفت کا پہلا حرف یرملون میں سے ہو تو پھر موصوف اور صفت کے درمیان ادغام ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ رَّحِيْمٌ (ایک رحمدل مرد) اور مَسْجِدٌ وَّاسِعٌ (ایک کشادہ مسجد)۔

مشق نمبر - 7 (الف)

لفظ خَادِمٌ (خادم) کی 36 شکلوں میں ہر ایک کے ساتھ صفت صَالِحٌ (نیک) لگا کر 36 مرکبِ توصیفی بنائیں اور ہر ایک کا ترجمہ بھی لکھیں۔

مشق نمبر - 7 (ب)

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔

مَلِكٌ (ج مُلُوْكٌ)	بادشاہ	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
فَوْزٌ	کامیابی	كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی

لَحْمٌ	گوشت	عَظِیْمٌ	شاندار۔ بزرگی والا
مَلَكٌ (ج مَلَائِكَةٌ)	فرشتہ	طَرِیٌّ	تازہ
اِثْمٌ	گناہ	مُبِیْنٌ	واضح
اَجْرٌ	اجرت۔ بدلہ	قَلَمٌ (ج اَقْلَامٌ)	قلم
وَاسِعٌ	کشادہ	مُرٌّ	تلخ۔ کڑوا
قَلِیْلٌ	کم	شَفَاعَةٌ	شفاعت۔ سفارش
ثَمَنٌ	قیمت	کَثِیْرٌ	زیادہ
خَفِیْفٌ	ہلکا	حَمْلٌ	بوجھ
حَیٰوةٌ	زندگی	ثَقِیْلٌ	بھاری
تَمْرٌ	کھجور	طَیِّبٌ	اچھا۔ پاک
رُمَّانٌ	انار	تُفَّاحٌ	سیب
بَابٌ (ج اَبْوَابٌ)	دروازہ	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	نمکین
صَعِیْدٌ	مٹی	نَاصِیَةٌ	پیشانی

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَللّٰهُ الْعَظِیْمُ
2. اَلرَّسُوْلُ الْكَرِیْمُ
3. اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ
4. صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ
5. قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ
6. لَحْمٌ طَرِیٌّ

7. اَلْكِتٰبُ الْمُبِيْنُ
8. اَلْفَوْزُ الْكَبِيْرُ
9. اَلثَّمَنُ الْقَلِيْلُ
10. عَذَابٌ شَدِيْدٌ
11. اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
12. شَفَاعَةٌ سَيِّئَةٌ
13. جَنَّتَانِ وَسِيْعَتَانِ
14. اَلصُّلْحُ الْجَمِيْلُ
15. دَرْسَانِ طَوِيْلَانِ
16. اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ
17. اَلْمُؤْمِنُوْنَ الْمُفْلِحُوْنَ
18. اَلْاٰيَاتُ الْبَيِّنَاتُ

عربی میں ترجمہ کریں

1. ایک بزرگ رسول
2. تازہ گوشت
3. شاندار کامیابی
4. ایک ہلکا بوجھ
5. ایک شاندار بدلہ
6. زیادہ قیمت
7. ایک مطمئن دل
8. ایک واضح گناہ
9. کوئی دو کھلے راستے
10. بڑا بدلہ
11. مقدس زمین
12. پاک زندگی
13. نیک عمل
14. کچھ اچھی سفارشیں کچھ بری سفارشیں

قرآنی مثالیں

1. شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (النور: ۳۵)
2. عَيْنٌ جَارِيَةٌ (الغاشية: ۱۲)
3. فَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (النسآء: ۱۹)
4. فَسَادٌ كَبِيْرٌ (الأنفال: ۷۳)

5. اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ (فاطر:۱۰)

6. فَتْحٌ قَرِيْبٌ (الصف:۱۳)

7. رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ (الفتح:۲۵)

8. اَلْحَجِّ الْاَكْبَرِ (التوبۃ:۳)

9. صَعِيْدًا طَيِّبًا (النسآء:۴۳)

10. اِثْمًا عَظِيْمًا (النسآء:۴۸)

11. ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النسآء:۶۰)

12. مُلْكًا كَبِيْرًا (الدھر:۲۰)

13. لَيْلًا طَوِيْلًا (الدھر:۲۶)

14. اَلْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (قٓ:۱)

15. شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (النسآء:۹۲)

16. جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (الغاشية:۱۰)

17. عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (القارعة:۷)

18. اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ (الطارق:۳)

19. نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ (العلق:۱۶)

20. اَلدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر:۳)

مرکبِ توصیفی (حصہ دوم)
(Adjectival Compound-2)

9:1 گزشتہ سبق میں ہم نے مرکبِ توصیفی کے چند قواعد سمجھے تھے اور ان کی مشق کی تھی۔ اب ہم نے مرکبِ توصیفی کے ایک مزید قاعدے کے ساتھ لامِ تعریف کا ایک قاعدہ سمجھنا ہے۔ پھر ان کا اطلاق کرتے ہوئے ہم مرکبِ توصیفی کی کچھ مزید مشق کریں گے۔

9:2 مرکبِ توصیفی کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ موصوف اگر "غیر عاقل" کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت عام طور پر واحد مونث آتی ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں کہ انسان، جن اور فرشتے صرف تین مخلوقات "عاقل" ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام مخلوقات غیر عاقل ہیں۔ چنانچہ قَلَمٌ غیر عاقل مخلوق ہے۔ اس کی جمع اَقْلَامٌ آتی ہے جو کہ جمع مکسر ہے۔ اس لیے اس کی صفت واحد مؤنّث آئے گی۔ مثلاً "کچھ خوبصورت قلم" کا ترجمہ ہو گا اَقْلَامٌ جَمِیْلَۃٌ۔

9:3 لامِ تعریف کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ معرف باللام سے پہلے والے لفظ کے آخری حرف پر اگر تنوین ہو تو نونِ تنوین کو ظاہر کر کے آگے ملاتے ہیں۔ جیسے اصل میں مرکبِ توصیفی تھا زَیْدٌ اَلْعَالِمُ (عالم زید)۔ جب زَیْدٌ کی نونِ تنوین کو ظاہر کریں گے تو یہ زَیْدُنْ اَلْعَالِمُ ہو جائے گا۔ اب اسے آگے ملانے کے لیے نون کی جزم ہٹا کر اسے زیر دے کر ملائیں۔ (دیکھیں پیراگراف 7:9) تو یہ ہو جائے گا زَیْدُنِ الْعَالِمُ۔ یاد رکھیں کہ نونِ تنوین باریک سے لکھا جاتا ہے۔

مشق نمبر - 8 (الف)

i) معرّف بِاللّام کے متعلق اب تک جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

ii) مرکبِ توصیفی کے متعلق اب تک جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

مشق نمبر - 8 (ب)

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔

يَوْمٌ (ج أَيَّامٌ)	دن	مَسْكَنٌ (ج مَسَاكِنُ)	گھر، ٹھکانہ
حِمَارٌ (ج حُمُرٌ)	گدھا	مُسْتَنْفِرٌ	بھاگنے والا

اردو میں ترجمہ کریں

1. مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ
2. تُفَّاحٌ حُلْوٌ وَّ رُمَّانٌ مُّرٌّ
3. قَصْرٌ عَظِيْمٌ اَوْ بَيْتٌ صَغِيْرٌ
4. اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوِ الْمَلِكُ الْعَادِلُ
5. اَلْاَقْلَامُ الطَّوِيْلَةُ وَالْقَصِيْرَةُ
6. شَفَاعَةٌ حَسَنَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ
7. ثَمَرٌ حُلْوٌ وَّ ثَمَرٌ مُّرٌّ
8. اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ وَالرَّاضِيَةُ
9. اَبْوَابٌ وَّاسِعَةٌ اَوْ مُتَفَرِّقَةٌ
10. اَلثَّمَنُ الْقَلِيْلُ اَوِ الْكَثِيْرُ

عربی میں ترجمہ کریں

1. عالم محمود
2. ایک سچا بڑھئی اور ایک جھوٹا درزی
3. خوبصورت دلہا یا بدصورت دلہا
4. ایک نیک یا خوبصورت دلہن
5. اچھی باتیں اور عظیم باتیں
6. کچھ نیک اور بدکار عورتیں
7. شاندار اور بڑی کامیابی
8. ایک واضح کتاب اور ایک واضح نشانی
9. چھوٹا بچہ یا دو بڑی بچیاں
10. ایک طویل نماز یا کچھ پاک نمازیں

قرآنی مثالیں

1. صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (البینة:۲)
2. اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (الحاقة:۲۴)
3. كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینة:۳)
4. سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ (الغاشية:۱۳)
5. اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ (الغاشية:۱۴)
6. حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ (المدثر:۵۰)
7. مَغَانِمَ كَثِيْرَةً (الفتح:۱۹)
8. مَسٰكِنَ طَيِّبَةً (الصف:۱۲)

جملہ اسمیہ (حصہ اوّل)

(Nominal Sentence-1)

10:1 پیراگراف 7:5 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ دو یا دو سے زائد الفاظ کے ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں جس سے کوئی خبر، حکم یا خواہش سامنے آئے اور بات پوری ہو جائے۔ جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اب یہ بات بھی سمجھ لیں کہ ایک جملہ کے کچھ اجزاء ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم جملہ اسمیہ کے دو بڑے اجزاء کو پہلے غیر اصطلاحی انداز میں سمجھیں گے اور بعد میں متعلقہ اصطلاحات کا ذکر کریں گے۔

10:2 ہم نے ایک جملہ کی مثال دی تھی کہ "مسجد کشادہ ہے"۔ اب اگر آپ اس جملہ پر غور کریں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کے دو جز ہیں۔ ایک جز ہے "مسجد" جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہے اور دوسرا جز ہے "کشادہ ہے" یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔ انگریزی میں جس کے متعلق کوئی بات کہی جائے اسے Subject کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو اسے Predicate کہتے ہیں۔

10:3 عربی میں بھی جملہ کے بڑے اجزاء دو ہی ہوتے ہیں۔ جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہو یعنی Subject کو عربی قواعد میں "مبتدا" کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو یعنی Predicate کو "خبر" کہتے ہیں۔

10:4 اردو اور عربی دونوں کے جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتدا پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں آتی ہے۔ چنانچہ ترجمہ کرتے وقت اس ترتیب کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً "مسجد کشادہ ہے" کا جب ہم عربی میں ترجمہ کریں گے تو مبتدا یعنی "مسجد" کا ترجمہ پہلے اور خبر یعنی "کشادہ ہے" کا ترجمہ بعد میں کریں گے۔

10:5 جملہ اسمیہ کے سلسلے میں ایک اہم بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اردو میں جملہ مکمل کرنے کے لیے "ہے، ہیں" اور فارسی میں "است، اند" وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال میں مسجد کی کشادگی کی خبر دی گئی تو جملہ کے آخر میں لفظ "ہے" کا اضافہ کر کے

بات کو مکمل کیا گیا۔ اسی طرح انگریزی میں "is, am, are" وغیرہ سے بات کو مکمل کرتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں گے Mosque is spacious۔ عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہے، ہیں یا است، اند یا is, are وغیرہ کی قسم کے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ عربی میں جملہ مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مبتداء کو عام طور پر معرفہ اور خبر کو عموماً نکرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جملہ میں ہے یا ہیں کا مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ "مسجد کشادہ ہے" کا ترجمہ کرتے وقت مبتدا یعنی مسجد کا ترجمہ "مَسْجِدٌ" نہیں بلکہ "اَلْمَسْجِدُ" ہو گا اور خبر یعنی کشادہ کا ترجمہ "اَلْوَسِیْعُ" نہیں بلکہ "وَسِیْعٌ" ہو گا۔ اس طرح مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہونے کی وجہ سے اس میں "ہے" کا مفہوم از خود پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اَلْمَسْجِدُ وَسِیْعٌ کا مطلب ہے کہ مسجد وسیع ہے۔

10:6 اب آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ اور مرکبِ توصیفی کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ جملہ اسمیہ کا ایک قاعدہ ابھی ہم نے پڑھا کہ عموماً مبتداء معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ مرکبِ توصیفی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ صفت چاروں پہلوؤں (یعنی حالتِ اعرابی، جنس، عدد اور وسعت) کے اعتبار سے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کے اب اَلْمَسْجِدُ وَسِیْعٌ پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ اس مرکب کا پہلا جز معرفہ اور دوسرا نکرہ ہے۔ اس لیے اس کو جملہ اسمیہ مانتے ہوئے اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کیا کہ مسجد وسیع ہے۔ اگر ہم "وَسِیْعٌ" کو معرفہ کر کے اَلْمَسْجِدُ الْوَسِیْعُ کر دیں تو اب چونکہ وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہو گا اس لیے اسے مرکبِ توصیفی مانا جائے گا اور ترجمہ ہو گا "وسیع مسجد"۔ اسی طرح اگر مسجد کو نکرہ کر کے مَسْجِدٌ وَّسِیْعٌ کر دیں تب بھی وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہے اس لیے اسے بھی مرکبِ توصیفی مانیں گے اور اس کا ترجمہ ہو گا "ایک وسیع مسجد"۔ چنانچہ جملہ اسمیہ کی ابتدائی پہچان یہی ہے کہ مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہو گی۔ جبکہ مرکبِ توصیفی میں صفت چاروں پہلوؤں سے موصوف کے تابع ہو گی۔

10:7 ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم کے صحیح استعمال کے لیے ہمیں اس کا چار پہلوؤں سے جائزہ

لے کر اسے قواعد کے مطابق بنانا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک پہلو یعنی وسعت کے لحاظ سے ہم نے دیکھ لیا کہ جملہ اسمیہ میں مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب نوٹ کرلیں کہ حالتِ اعرابی کے لحاظ سے مبتدا اور خبر دونوں حالتِ رفع میں ہوتے ہیں۔

10:8 اب دو پہلو باقی رہ گئے یعنی جنس اور عدد۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوگی۔ یعنی مبتدا اگر واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی اور مبتدا اگر جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ اسی طرح مبتدا اگر مذکّر ہے تو خبر بھی مذکّر ہوگی اور مبتدا اگر مؤنّث ہے تو خبر بھی مؤنّث ہوگی۔ مثلاً اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دونوں مرد سچے ہیں)۔ اَلطِّفْلَتَانِ جَمِیْلَتَانِ (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں)۔ اَلنِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ (عورتیں محنتی ہیں)۔ ان مثالوں میں غور کریں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہے۔

10:9 پیراگراف 9:2 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت عام طور پر واحد مؤنّث آتی ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنّث آسکتی ہے جیسے اَلْمَسَاجِدُ وَسِیْعَةٌ (مسجدیں وسیع ہیں)۔ واضح رہے کہ استثناء کے لیے ذہن میں ایک کھڑکی کھلی رہنی چاہیے۔

مشق نمبر - 9

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

فِئَةٌ	گروہ۔جماعت	اَلِیْمٌ	درد ناک
عَدُوٌّ	دشمن	عَلِیْمٌ	علم والا
مُطَهَّرٌ	پاکیزہ	حَاضِرٌ	حاضر
لَامِعٌ	چمکدار	مُنِیْرٌ	روشن
مُجْتَهِدٌ	محنتی	مُعَلِّمٌ	استاد

قَاعِدٌ۔ جَالِسٌ	بیٹھاہوا	قَائِمٌ	کھڑا
عَیۡنٌ (ج اَعۡیُنٌ)	آنکھ	اَخٌ (ج اِخۡوَۃٌ)	بھائی

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَلۡعَذَابُ شَدِیۡدٌ
2. عَذَابٌ اَلِیۡمٌ
3. اَللّٰہُ عَلِیۡمٌ
4. زَیۡدٌ عَالِمٌ
5. فِئَۃٌ قَلِیۡلَۃٌ
6. اَلۡفِئَۃُ کَثِیۡرَۃٌ
7. اَلنَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ
8. اَلۡاَعۡیُنُ لَامِعَۃٌ
9. اَلۡعَیۡنُ اللَّامِعَۃُ
10. عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ
11. اَلۡمُعَلِّمُوۡنَ مُجۡتَہِدُوۡنَ
12. اَلۡمُعَلِّمَتَانِ مُجۡتَہِدَتَانِ
13. اَلۡمُعَلِّمَتَانِ الۡمُجۡتَہِدَتَانِ
14. مُعَلِّمَتَانِ مُجۡتَہِدَتَانِ
15. زَیۡدُنِ الۡعَالِمُ
16. زَیۡدٌ وَّحَامِدٌ عَالِمَانِ
17. اَقۡلَامٌ طَوِیۡلَۃٌ
18. اَلۡاَقۡلَامُ طَوِیۡلَۃٌ
19. قَلَمَانِ جَمِیۡلَانِ
20. اَلۡقُلُوۡبُ مُطۡمَئِنَّۃٌ

عربی میں ترجمہ کریں

1. عالم محمود
2. محمود عالم ہے۔
3. سچابڑھئی
4. بڑھئی سچا ہے۔
5. اساتذہ حاضر ہیں۔
6. ایک کھلا دشمن

7. سیب اور انار میٹھے ہیں۔

8. طویل سبق

9. سبق طویل ہے۔

10. نشانیاں واضح ہیں۔

11. بوجھ ہلکا ہے اور اجر بڑا ہے۔

قرآنی مثالیں

1. اَللّٰہُ اَحَدٌ (الإخلاص:١)

2. اَللّٰہُ قَدِیْرٌ (الممتحنة:٧)

3. اَللّٰہُ بَصِیْرٌ (البقرة:٩٦)

4. اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (الحجرات:١٠)

5. اَلصُّلْحُ خَیْرٌ (النسآء:١٢٨)

6. اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ (النسآء:٣٤)

جملہ اسمیہ (حصہ دوم)
(Nominal Sentence-2)

11:1 گذشتہ سبق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے کچھ قواعد سمجھ لیے اور ان کی مشق کرلی۔ ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے وہ سب مثبت معنی دے رہے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گذشتہ مشق میں ایک جملہ تھا "سبق طویل ہے"۔ اگر ہم کہنا چاہیں "سبق طویل نہیں ہے" تو عربی میں اس کا کیا طریقہ ہے؟ چنانچہ سمجھ لیں کہ کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں لفظ "مَا" یا "لَیْسَ" کا اضافہ کرنے سے اس میں نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

11:2 اب ایک خاص بات یہ نوٹ کریں کہ کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں جب "مَا" یا "لَیْسَ" داخل ہوتا ہے تو مذکورہ بالا معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ اعرابی تبدیلی بھی لاتے ہیں یعنی وہ جملہ کی خبر کو حالتِ نصب میں لے آتے ہیں۔ مثلاً ہم کہیں گے لَیْسَ الدَّرْسُ طَوِیْلًا (سبق طویل نہیں ہے)۔ اس میں خبر طَوِیْلٌ حالتِ نصب میں طَوِیْلًا آئی ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے مَا زَیْدٌ قَبِیْحًا (زید بدصورت نہیں ہے) اس میں خبر قَبِیْحٌ حالتِ نصب میں قَبِیْحًا آئی ہے۔

11:3 جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کا عربی میں ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر "بِ" کا اضافہ کرکے اسے حالتِ جر میں لے آتے ہیں۔ مثلاً لَیْسَ الدَّرْسُ بِطَوِیْلٍ (سبق طویل نہیں ہے)۔ مَا زَیْدٌ بِقَبِیْحٍ (زید بدصورت نہیں ہے) وغیرہ۔ نوٹ کرلیں کہ یہاں پر "بِ" کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے اور اس کے اضافہ سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ صرف خبر حالتِ جر میں آجاتی ہے۔

11:4 "لَیْسَ" کے استعمال کے سلسلے میں ایک احتیاط نوٹ کرلیں۔ اس کا استعمال صرف اس وقت کریں جب مبتدا مذکّر ہو۔ جب مبتدا موٴنّث ہو تو لَیْسَ کے بجائے لَیْسَتْ استعمال کریں۔ مبتداء اگر معرّف باللام ہو تو اس سے ملانے کے لیے قاعدہ نمبر 7:9 کے مطابق

لَیْسَتْ کی ساکن ت کو زیر دے کر ملائیں گے۔ جیسے لَیْسَتِ الْبِنْتُ کَاذِبَةً (لڑکی جھوٹی نہیں ہے)۔

مشق نمبر - 10

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

غَافِلٌ	غافل	کَلْبٌ (ج کِلَابٌ)	کُتا
مُحِيْطٌ	گھیرنے والا	وَلَدٌ (ج اَوْلَادٌ)	لڑکا
کَسْلَانٌ	بہت سست	زَعْلَانٌ	بہت ناراض

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَلْفِئَةُ کَثِيْرَةٌ
2. مَا الْفِئَةُ قَلِيْلَةً
3. مَا الْفِئَةُ بِکَثِيْرَةٍ
4. اَللّٰهُ مُحِيْطٌ
5. مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
6. اَلْمُعَلِّمَتَانِ کَسْلَانَتَانِ
7. مَا الْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَيْنِ
8. مَا الْمُعَلِّمَتَانِ بِمُجْتَهِدَتَيْنِ
9. لَيْسَ الْمُعَلِّمُ بِکَسْلَانٍ
10. لَيْسَ الْمُعَلِّمُ کَسْلَانًا
11. مَا الْمُعَلِّمُوْنَ کَسْلَانِيْنَ
12. مَا الْمُعَلِّمُوْنَ بِکَسْلَانِيْنَ
13. مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ
14. مَا الطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ
15. اَلْاَوْلَادُ قَائِمُوْنَ
16. مَا الْاَوْلَادُ قَائِمِيْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

1. بڑھئی بیٹھا ہے۔
2. بڑھئی کھڑا نہیں ہے۔
3. کھجور میٹھی ہے۔
4. انار میٹھا نہیں ہے۔
5. بوجھ بھاری ہے۔
6. اجرت زیادہ نہیں ہے۔
7. انار اور سیب میٹھے ہیں۔
8. انار اور سیب نمکین نہیں ہیں۔
9. گوشت تازہ نہیں ہے۔
10. اساتذہ حاضر نہیں ہیں۔
11. عورتیں فاسق نہیں ہیں۔

جملہ اسمیہ (حصہ سوم)

(Nominal Sentence-3)

12:1 اب تک ہم نے ایسے جملوں کے قواعد سمجھ لیے ہیں جو مثبت یا منفی معنی دیتے ہیں مثلاً "سبق طویل ہے" اور "سبق طویل نہیں ہے"۔ اب ہم ان دونوں جملوں کا عربی میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو، مثلاً اگر ہم کہنا چاہیں کہ "یقینا سبق طویل ہے" تو اس کے لیے کیا قاعدہ ہے۔ اس ضمن میں یاد کرلیں کہ کسی جملہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے عموماً جملہ کے شروع میں "اِنَّ" (بے شک۔ یقیناً) کا اضافہ کرتے ہیں۔

12:2 جب کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہونے کی وجہ سے اس کا مبتدا حالتِ نصب میں آجاتا ہے جبکہ خبر اپنی اصلی حالت یعنی حالتِ رفع میں ہی رہتی ہے۔ مثلاً "یقیناً سبق طویل ہے" کا ترجمہ ہوگا اِنَّ الدَّرْسَ طَوِیْلٌ ۔ اسی طرح ہم کہیں گے اِنَّ زَیْدًا صَالِحٌ (بے شک زید نیک ہے)۔ جس جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے اس کے مبتدا کو اِنَّ کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو اِنَّ کی خبر کہتے ہیں۔

12:3 کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں أَ (کیا) یا ھَلْ (کیا) کا اضافہ ہوتا ہے، انہیں حروفِ استفہام کہتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر أَ یا ھَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔ مثلاً أَ[1] زَیْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے؟) یا ھَلِ[2] الدَّرْسُ طَوِیْلٌ (کیا سبق طویل ہے؟) وغیرہ۔

---

1 'اَلْ' کے ساتھ أَ کی بجائے ھَلْ کا استعمال زیادہ مناسب رہتا ہے۔

2 ھَلْ کی لام پر ساکن کی بجائے زیر آنے کی وجہ کے لیے پیراگراف 7:9 دیکھیں۔

مشق نمبر - 11

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

نَعَمْ	ہاں۔جی ہاں	صَادِقٌ	سچا
لَا	نہیں۔جی نہیں	کَاذِبٌ	جھوٹا
بَلٰی	کیوں نہیں	سَاعَةٌ	گھڑی
بَلْ	بلکہ	اَلسَّاعَةُ	قیامت
نَافِعٌ	فائدہ مند	غَائِبٌ	غیر حاضر
عَابِدٌ	عبادت کرنے والا	مُشْفِقٌ	شفقت کرنے والا

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَزَیْدٌ عَالِمٌ؟
2. اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ
3. مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ
4. هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ؟
5. مَا الرَّجُلَانِ صَادِقَیْنِ
6. اِنَّ الرَّجُلَیْنِ صَادِقَانِ
7. هَلِ الْمُعَلِّمُوْنَ مُشْفِقُوْنَ؟
8. بَلٰی! اِنَّ الْمُعَلِّمِیْنَ مُشْفِقُوْنَ
9. هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ غَائِبَاتٌ؟
10. لَا! مَا الْمُعَلِّمَاتُ غَائِبَاتٍ
11. اَلَیْسَ الْکِتَابُ نَافِعًا؟
12. نَعَمْ! اِنَّ الْکِتَابَ نَافِعٌ
13. لَا! بَلِ الْکُتُبُ صَعْبَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

1. کیا محمود جھوٹا ہے؟
2. جی ہاں! یقیناً محمود جھوٹا ہے۔
3. کیا حامد سچا نہیں ہے؟
4. جی نہیں! حامد سچا نہیں ہے۔
5. کیا دونوں بچیاں عبادت گزار ہیں؟
6. بے شک دونوں بچیاں عبادت گزار ہیں۔
7. کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟
8. نہیں، بلکہ استانیاں کھڑی ہیں۔

قرآنی مثالیں

1. اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ (الزمر:۳۶)
2. اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون:۱)
3. اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (هود:۸۱)
4. بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ (النحل:۲۸)
5. اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (البقرة:۲۲۰)
6. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ (الزمر:۳۷)
7. اِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ (الشورى:۴۸)
8. اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ (طٰه:۱۵)

جملہ اسمیہ (حصہ چہارم)
(Nominal Sentence-4)

13:1 گذشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لیے اور ان کی مشق کر لی۔ اب تک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی مبتدا اور خبر مفرد کے بجائے مرکبِ ناقص ہوتے ہیں۔

13:2 اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکبِ ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً: اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ ۔ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس مثال پر غور کریں کہ اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ مرکبِ توصیفی ہے اور مبتدا ہے، جب کہ خبر حَاضِرٌ مفرد ہے۔

13:3 دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکبِ ناقص ہو۔ مثلاً زَیْدٌ ۔ رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں زَیْدٌ مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَیِّبٌ مرکبِ توصیفی ہے۔

13:4 تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکبِ ناقص ہوں۔ مثلاً زَیْدُنِ الْعَالِمُ ۔ رَجُلٌ طَیِّبٌ (عالم زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں زَیْدُنِ الْعَالِمُ مرکبِ توصیفی ہے اور مبتدا ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَیِّبٌ بھی مرکبِ توصیفی ہے۔

13:5 اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کر لیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "استاد اور استانی سچے ہیں"۔ اس جملے میں سچے ہونے کی جو خبر دی جارہی ہے وہ استاد اور استانی دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکّر ہے جبکہ دوسرا مؤنّث ہے۔ ادھر پیراگراف 10:8 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکّر میں کریں یا مؤنّث میں؟ ایسی صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس

ہوں تو خبر مذکّر آئے گی۔ چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہوگا اَلْمُعَلِّمُ وَ الْمُعَلِّمَةُ صَادِقَانِ۔ اب نوٹ کرلیں کہ خبر صَادِقَانِ مذکّر ہونے کے ساتھ تثنیہ کے صیغے میں آئی ہے، اس لیے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی۔

مشق نمبر - 12 (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

رَجِيْمٌ	دھتکارا ہوا	ضَلٰلٌ	گمراہی
حَمِيْمٌ	گرم جوش	فِتْنَةٌ	کسوٹی۔ آزمائش
عَبْدٌ (ج عِبَادٌ)	بندہ۔ غلام	صَدَقَةٌ	صدقہ
شَهْرٌ (ج اَشْهُرٌ)	مہینہ	كِذْبٌ / كَذِبٌ	جھوٹ
مُفْلِحٌ	کامیاب ہونے والا	صِدْقٌ	سچائی
شَاةٌ	بکری	فِيْلٌ	ہاتھی
قَدِيْمٌ	پرانا	جَدِيْدٌ	نیا
سِرَاجٌ	چراغ	حَيَوَانٌ	جانور

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَلشَّيْطٰنُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
2. اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
3. لَيْسَ الشَّيْطٰنُ وَلِيًّا حَمِيْمًا
4. اَلشِّرْكُ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ
5. اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ
6. هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مُفْلِحٌ
7. نَعَمْ! اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ مُفْلِحٌ
8. اَلْفِئَةُ الْكَثِيْرَةُ وَالْفِئَةُ الْقَلِيْلَةُ حَاضِرَتَانِ

9. اَلصَّبْرُ الْجَمِيْلُ فَوْزٌ كَبِيْرٌ
10. هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ
11. مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٍ
12. اِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کریں

1. صبر جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے۔
2. بیشک صبر جمیل ایک بڑی کامیابی ہے۔
3. کیا جھوٹ ایک چھوٹا گناہ ہے؟
4. جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔
5. کیا محنتی درزنیں سچی ہیں؟
6. یقیناً محنتی درزنیں سچی ہیں۔
7. سچی درزنیں محنتی نہیں ہیں۔
8. کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟
9. کیوں نہیں! یقینا ہاتھی ایک عظیم حیوان ہے۔

مشق نمبر - 12 (ب)

اب تک جملہ اسمیہ کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔

جملہ اسمیہ (ضمائر)

(Nominal Sentence-Pronouns)

14:1 تقریباً ہر زبان میں بات کہنے کا بہتر انداز یہ ہے کہ بات کے دوران جب کسی چیز کے لیے اس کا اسم استعمال ہو جائے اور دوبارہ اس کا ذکر آئے تو پھر اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اگر دو جملے اس طرح ہوں: "کیا مکہ ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں! بلکہ مکہ ایک قدیم شہر ہے"۔ اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہو گا۔ "کیا مکہ ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں! بلکہ وہ ایک قدیم شہر ہے"۔ آپ نے دیکھا کہ لفظ "مکہ" کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی۔ جب دوسرے جملے میں مکہ کی جگہ لفظ "وہ" آ گیا تو بات میں روانی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ جملہ اسمیہ کے بہتر استعمال کے لیے ضروری ہے کہ ہم عربی میں استعمال ہونے والی ضمیروں کو یاد کر لیں اور ان کے استعمال کی مشق کر لیں۔

14:2 اب اگر ایک بات اور سمجھ لیں تو ضمیریں یاد کرنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ جب کسی کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ "غائب" ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے "غائب" کے صیغے میں بات کی جائے۔ مذکورہ بالا پیراگراف میں مکہ اس کی مثال ہے۔ اردو میں غائب کے صیغے کے لیے زیادہ تر "وہ" کی ضمیر آتی ہے۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا "مخاطب" ہو یعنی حاضر ہو۔ اردو میں اس کے لیے اکثر "آپ" یا "تم" کی ضمیر آتی ہے۔ تیسرا امکان یہ ہے کہ "متکلم" خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔ اردو میں اس کے لیے "میں" یا "ہم" کی ضمیر آتی ہے۔

14:3 اس سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ عربی کی ضمیروں میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق واضح ہوتا ہے بلکہ جنس اور عدد کا فرق بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے عربی کے جملوں کے حقیقی مفہوم کا تعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

14:4 آیئے اب ہم مختلف صیغوں میں استعمال ہونے والی مختلف ضمیروں کو یاد کرلیں تاکہ جملوں کے ترجمے میں غلطی نہ ہو۔

ضمائر مرفوعہ منفصلہ

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	ھُوَ(He) وہ ایک مذکر	ھُمَا(They) وہ دو مذکر	ھُمْ(They) وہ بہت سے مذکر
	مؤنّث	ھِیَ(She) وہ ایک مؤنث	ھُمَا(They) وہ دو مؤنث	ھُنَّ(They) وہ بہت سی مؤنث
مخاطب	مذکّر	اَنْتَ(You) تو ایک مذکر	اَنْتُمَا(You) تم دو مذکر	اَنْتُمْ(You) تم بہت سے مذکر
	مؤنّث	اَنْتِ(You) تو ایک مؤنث	اَنْتُمَا(You) تم دو مؤنث	اَنْتُنَّ(You) تم بہت سی مؤنث
متکلم	مذکّر و مؤنّث	اَنَا(I) میں	نَحْنُ(We) ہم دو	نَحْنُ(We) ہم بہت سے

14:5 ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کرلیں۔

(i اوّل یہ کہ ہم پیراگراف 6:4 میں پڑھ آئے ہیں کہ ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ اس لیے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔ مثلاً ھُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ (وہ ایک نیک مرد ہے)۔ ھُنَّ نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ (وہ نیک عورتیں ہیں)۔

(ii دوم یہ کہ یہ ضمائر چونکہ اکثر مبتدا کے طور پر آتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع یعنی حالتِ رفع میں فرض کرلیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مرفوعہ ہے۔

iii) سوم یہ کہ یہ ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یا متّصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفظ علیحدہ اور مستقل ہے۔ اس لیے ان کو ضمائر منفصلہ بھی کہتے ہیں۔

iv) چہارم یہ کہ ضمیر "اَنَا" کو پڑھتے اور بولتے وقت الف کے بغیر یعنی اَنَ پڑھتے ہیں۔

14:6 پیراگراف 10:5 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب اس قاعدے کے دو استثناء سمجھ لیں کہ جب خبر معرفہ بھی آسکتی ہے۔ پہلا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر کوئی ایسا لفظ ہو جو صفت نہ بن سکتا ہو تو وہ خبر معرفہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)۔ دوسرا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر اسمِ صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان متعلقہ ضمیر فاصل لے آتے ہیں۔ جیسے اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ۔ جملہ میں تاکیدی مفہوم (حصر کا اسلوب) پیدا کرنے کے لیے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے چنانچہ مذکورہ جملہ کا ترجمہ ہے " مرد ہی نیک ہے " اسی طرح سے اَلْمُؤْمِنُوْنَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی مؤمن ہی مراد پانے والے ہیں۔

14:7 حصر کا اسلوب پیدا کرنے کے لیے کلمہ "اِنَّمَا"، جسے کلمہ حصر کہا جاتا ہے، کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کلمہ صرف معنوی تبدیلی لاتا ہے یعنی جملہ میں حصر کا اسلوب پیدا ہوتا ہے لیکن کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی یعنی مبتدا یا خبر کی اعرابی حالت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً اِنَّمَا زَيْدٌ عَالِمٌ (زید ہی عالم ہے)۔

مشق نمبر - 13

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

خَادِمٌ	خادم۔ نوکر	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
ضَخِيْمٌ	بڑی جسامت والا	جِدًّا	بہت ہی
لٰكِنْ	لیکن	مَوْعِظَةٌ	وعظ۔ نصیحت
قَدِيْرٌ	قدرت رکھنے والا	مَعْرُوْفٌ	بھلا۔اچھا
مَسْحُوْرٌ	جادوزدہ	حَيَوَانٌ	زندگی

اردو میں ترجمہ کریں

1. اِنَّ الشِّرۡكَ ضَلٰلٌ مُّبِيۡنٌ وَّهُوَ ظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ
2. اَاَنۡتَ اِبۡرَاهِيۡمُ؟
3. مَا اَنَا اِبۡرَاهِيۡمَ بَلۡ اَنَا مَحۡمُوۡدٌ
4. هَلۡ زَيۡنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسۡلَانَةٌ؟
5. هَلِ الۡاِسۡلَامُ دِيۡنٌ حَقٌّ ؟
6. بَلٰى! وَهُوَ صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ
7. اَلدَّرۡسُ سَهۡلٌ لٰكِنۡ هُوَ طَوِيۡلٌ
8. اَلَيۡسَ الۡفِيۡلُ حَيَوَانًا ضَخِيۡمًا؟
9. بَلٰى! هُوَ حَيَوَانٌ ضَخِيۡمٌ جِدًّا
10. اَاَنۡتُمۡ خَيَّاطُوۡنَ؟
11. لَا، مَا هِيَ مُعَلِّمَةً كَسۡلَانَةً بَلۡ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُّجۡتَهِدَةٌ
12. اَلۡخَادِمَانِ الۡمَبۡسُوۡطَانِ حَاضِرَانِ وَهُمَا مُجۡتَهِدَانِ
13. اِنَّ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ مَخۡلُوۡقَاتٌ وَّهُنَّ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ
14. مَا نَحۡنُ بِخَيَّاطِيۡنَ بَلۡ نَحۡنُ مُعَلِّمُوۡنَ
15. اِنَّ الۡمَرۡئَتَيۡنِ الصَّالِحَتَيۡنِ جَالِسَتَانِ
16. اِنَّ الۡمُعَلِّمِيۡنَ وَ الۡمُعَلِّمَاتِ مَبۡسُوۡطُوۡنَ لٰكِنۡ مَّا هُمۡ بِمُجۡتَهِدِيۡنَ

عربی میں ترجمہ کریں

1. کیا اللہ قدرت والا ہے؟
2. جی ہاں! اللہ قدرت والا ہے۔
3. اچھی نصیحت صدقہ ہے اور وہ بہت ہی مقبول ہے۔
4. کیا زمین اور سورج دو واضح نشانیاں نہیں ہیں؟
5. کیا خوشدل استانیاں محنتی نہیں ہیں؟
6. کیوں نہیں! وہ خوشدل ہیں اور وہ محنتی ہیں۔
7. دونوں خوشدل استانیاں کھڑی ہیں یا بیٹھی ہیں؟
8. وہ کھڑی نہیں ہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

قرآنی مثالیں

1. اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ (العنکبوت:٦)
2. وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (المائدة:٧٦)
3. بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ (الحجر:١٥)
4. وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ (الحج:٦٢)
5. وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (البقرة:٢٥٤)
6. وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ (العنکبوت:٦٤)
7. اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ (الصافات:٥٨)
8. وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ (الأنعام:١٣٤)
9. هَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ (الأنبياء:٨٠)
10. بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ (الذاريات:٥٣)
11. مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ (البقرة:٨)
12. هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ (بنی اسرائیل:٨٢)

مرکبِ اِضافی (حصہ اوّل)

(Relative Compound-1)

15:1 دو اسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو مرکبِ اضافی کہلاتا ہے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں "لڑکے کی کتاب" اس مرکب میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لیے یہ مرکبِ اضافی ہے۔

15:2 یہ بات ذہن میں واضح رہنی چاہیئے کہ دو اسموں کے درمیان ملکیت کے علاوہ اور بھی نسبتیں ہوتی ہیں۔ لیکن فی الحال ہم ملکیت کی نسبت کے حوالے سے مرکب اضافی کے قواعد سمجھیں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ پھر آگے چل کر جب دوسری نسبتیں سامنے آئیں گی تو ان کو قواعد کے مطابق استعمال کرنے میں ان شاء اللہ کوئی مشکل نہیں ہو گی۔

15:3 جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے "مُضَاف" کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لیے یہاں کتاب مضاف ہے۔ جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے "مُضَافٌ اِلَیہ" کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لیے یہاں لڑکا مضاف الیہ ہے۔

15:4 عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اردو میں اس کے بر عکس ہوتا ہے لہٰذا ترجمہ میں اس کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں۔ "لڑکے کی کتاب"۔ اس میں لڑکا جو مضاف الیہ ہے پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لیے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہو گا جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہو گا جو مضاف الیہ ہے۔ چنانچہ ترجمہ ہو گا کِتَابُ الْوَلَدِ۔

15:5 گذشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے کِتَابٌ۔ جب اس پر لامِ تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے جیسے اَلْکِتَابُ۔

اب ذرا مذکورہ مثال میں لفظ "کِتَابُ" پر غور کریں، نہ تو اس پر لامِ تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے۔ بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان سی پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر نہ تو لامِ تعریف آتا ہے اور نہ ہی تنوین آتی ہے۔

15:6 مرکب اضافی کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال کِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں اَلْوَلَدِ حالتِ جر میں ہے جس کا ترجمہ تھا "لڑکے کی کتاب"۔ یہی اگر کِتَابُ وَلَدٍ ہوتا تو ترجمہ ہوتا "کسی لڑکے کی کتاب"۔ مرکبِ اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم مرحلہ وار مطالعہ کریں گے لیکن آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کرلیں۔

مشق نمبر - 14

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

نوٹ: آنے والی تمام مشقوں میں خط کشیدہ جملے قرآنِ حکیم سے لیے گئے ہیں اور جن جملوں کے آخر میں علامت (ح) درج ہے ان کا انتخاب احادیث سے کیا گیا ہے۔

نَوًی	گٹھلی	مَخَافَۃٌ / خَوْفٌ	خوف
فَرِیْضَۃٌ	فرض	اِطَاعَۃٌ	اطاعت
بَقَرٌ	گائے	عَالَمٌ	جہان
بَیْتٌ (ج بُیُوْتٌ)	گھر	نَصْرٌ	مدد
عَامِلٌ	عمل کرنے والا	ذِکْرٌ	یاد
وَلِیٌّ	دوست	فَالِقٌ	پھاڑنے والا
حَرْثٌ	کھیتی	حَبٌّ	دانہ

اردو میں ترجمہ کریں

1. كِتٰبُ اللهِ
2. نِعْمَةُ اللهِ
3. طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ (ح)
4. لَحْمُ شَاةٍ
5. لَبَنُ بَقَرٍ
6. يَوْمُ الْجُمُعَةِ
7. لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ
8. عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
9. رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ
10. ذِكْرُ الرَّحْمٰنِ

عربی میں ترجمہ کریں

1. اللہ کا خوف
2. اللہ کا عذاب
3. لوگوں کے مال
4. کسی ہاتھی کا سر
5. ایک کتاب کا سبق
6. اللہ کا رنگ
7. اللہ کی مدد
8. رسولؐ کی دعا
9. کسی عمل کرنے والے کا عمل

قرآنی مثالیں

1. بُيُوْتَ النَّبِيِّ (الأحزاب: ۵۳)
2. فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ (النسآء: ۹۲)
3. نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ (الصف: ۱۴)
4. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ (الفتح: ۲۹)
5. اَللهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ (الجاثية: ۱۹)
6. اَللهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (النور: ۳۵)
7. حَرْثَ الْاٰخِرَةِ (الشورٰى: ۲۰)
8. رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (الأعراف: ۵۴)
9. مَلِكِ النَّاسِ (الناس: ۲)
10. دِيْنِ اللهِ (النصر: ۲)
11. عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (الفرقان: ۶۳)
12. اِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى (الأنعام: ۹۵)
13. اِنَّ اللهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ (النسآء: ۱۴۰)

مرکب اِضافی (حصہ دوم)
(Relative Compound-2)

16:1 اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کرلی ہے۔ لیکن تمام مرکب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ مضاف اور مضاف الیہ آتے ہیں۔ مثلاً اس جملہ پر غور کریں" اللہ کے گھر کا دروازہ "۔ اس میں دروازہ مضاف ہے جس کا مضاف الیہ گھر ہے لیکن گھر خود بھی مضاف ہے جس کا مضاف الیہ اللہ ہے۔ اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکّبِ توصیفی کی طرح مرکّبِ اضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے سب سے آخری لفظ "دروازہ" کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے اس لیے اس پر نہ تولامِ تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا "بَابُ" اس کے بعد درمیانی لفظ "گھر" کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ بَابُ کا مضاف الیہ ہے اس لیے حالتِ جر میں ہوگا لیکن ساتھ ہی یہ اللہ کا مضاف بھی ہے اس لیے اس پر نہ تولامِ تعریف داخل ہوسکتا ہے اور نہ ہی تنوین آسکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا "بَیْتِ"۔ اللہ مضاف الیہ ہے اور اس پر جر کا اعراب آئے گا اس کا ترجمہ ہوگا "اَللّٰہِ"۔ اب اس مرکب کا ترجمہ بنے گا "بَابُ بَیْتِ اللّٰہِ "۔

16:2 پیراگراف 3:3 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جر میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پیراگراف 6:6 میں پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرّف بِاللّام ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں۔ کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے "اَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللّٰہِ" (اللہ کی مسجدوں کے دروازے)۔ اب دیکھیں مَسَاجِدُ غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لیے اس پر لامِ تعریف نہیں آسکتا اور ابواب کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ لہٰذا اس نے زیر قبول کرلی ہے۔

16:3 سبق نمبر 13 میں ہم نے پڑھا تھا کہ مبتدا اور خبر کبھی مفرد لفظ کے بجائے مرکب ناقص بھی ہوتے ہیں۔ اس کی وضاحت کے لیے وہاں ہم نے تمام مثالیں مرکب توصیفی کی دی

تھیں۔ کیونکہ اس وقت آپ نے صرف مرکب توصیفی پڑھا تھا۔ اب سمجھ لیں کہ مرکب اضافی بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر بنتا ہے۔ جبکہ کسی جملے میں مبتدا اور خبر دونوں مرکب اضافی ہوتے ہیں۔ مثلاً مَحْمُوْدٌ وَلَدُ الْمُعَلِّمِ (محمود استاد کا لڑکا ہے)۔ اس میں مَحْمُوْدٌ مفرد لفظ ہے اور مبتدا ہے۔ وَلَدُ الْمُعَلِّمِ مرکب اضافی ہے اور خبر ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ (علم کی طلب فرض ہے)۔ اس میں طَلَبُ الْعِلْمِ مرکب اضافی ہے اور مبتدا ہے۔ فَرِيْضَةٌ مفرد لفظ ہے اور خبر ہے۔ اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللهِ (رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے)۔ اس میں مبتدا اور خبر دونوں مرکب اضافی ہیں۔

16:4 ہم پڑھ چکے ہیں کہ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ اس قاعدے کے دو استثناء بھی پیراگراف 14:6 میں سمجھ چکے ہیں۔ اب اس کا ایک اور استثناء نوٹ کر لیں۔ کوئی مرکب ناقص اگر خبر بن رہا ہو تو ایسی صورت میں خبر معرفہ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن کوئی مرکب ناقص اگر مبتدا بن رہا ہو تو وہ نکرہ بھی ہو سکتا ہے۔

مشق نمبر - 15

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

حِكْمَةٌ	دانائی	صَيْدٌ	شکار
بَرٌّ	خشکی	بَحْرٌ	سمندر
مِرْاٰةٌ	آئینہ	ظِلٌّ	سایہ
سَوْطٌ	کوڑا	جَزَاءٌ	جزا۔ بدلہ
ضَوْءٌ	روشنی	طَعَامٌ	کھانا
زَهْرٌ	کوئی پھول	وَرْدٌ	گلاب

مُلکٌ	مالک	یَوْمُ الدِّیْنِ	بدلے کا دن
حُبٌّ	محبت	طَیِّبٌ	پاک

<u>اردو میں ترجمہ کریں</u>

1. بَابُ بَیْتِ غُلَامِ الْوَزِیْرِ
2. طَالِبَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ
3. لَحْمُ صَیْدِ الْبَرِّ
4. حَجُّ بَیْتِ اللّٰهِ
5. رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (ح)
6. مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ نِسَاءٌ مُّسْلِمَاتٌ
7. اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (ح)
8. اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ (ح)
9. نَصْرُ اللّٰهِ قَرِیْبٌ
10. طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَیِّبٌ

<u>عربی میں ترجمہ کریں</u>

1. اللہ کے عذاب کا کوڑا
2. اللہ کے رسول ﷺ کی دُعا
3. اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی کی دُعا
4. ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے۔
5. زمین اور آسمانوں کا نور
6. اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے۔
7. اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں۔
8. مومن کا دل اللہ کا گھر ہے۔
9. اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے۔

مرکب اِضافی (حصہ سوم)

(Relative Compound-3)

17:1 یہ بات ہم پڑھ چکے ہیں کہ مضاف پر تنوین اور لامِ تعریف نہیں آسکتے۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی مضاف کے نکرہ یا معرفہ ہونے کی پہچان کس طرح ہو۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی اسم جب کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو تو اسے معرفہ مانتے ہیں۔ مثلاً غُلَامُ الرَّجُلِ (مرد کا غلام)، یہاں غُلَامُ مضاف ہے اَلرَّجُلِ کی طرف جو کہ معرفہ ہے۔ اس لیے اس مثال میں غُلَامُ معرفہ مانا جائے گا۔ اب دوسری مثال دیکھئے۔ غُلَامُ رَجُلٍ یہاں غُلَامُ مضاف ہے رَجُلٍ کی طرف جو کہ نکرہ ہے۔ اس لیے اس مثال میں غُلَامُ نکرہ مانا جائے گا۔

17:2 مرکّبِ اضافی کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان میں کوئی لفظ نہیں آتا۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب مرکّبِ اضافی میں مضاف کی صفت بھی آرہی ہو مثلاً "مرد کا نیک غلام"۔ اب اگر اس کا ترجمہ ہم اس طرح کریں کہ غُلَامُ الصَّالِحُ الرَّجُلِ تو قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لیے کہ مضاف غُلَامُ اور مضاف الیہ اَلرَّجُلِ کے درمیان صفت آگئی اس لیے یہ ترجمہ غلط ہے۔ چنانچہ قاعدے کو قائم رکھنے کے لیے طریقہ یہ ہے کہ مضاف کی صفت مرکبِ اضافی کے بعد لائی جائے۔ اس لیے اس کا صحیح ترجمہ ہو گا۔ غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ۔

17:3 ایسی مثالوں کے ترجمہ کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت یعنی "نیک" کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکبِ اضافی یعنی "مرد کا غلام" کا ترجمہ کرلیں غُلَامُ الرَّجُلِ۔ اب اس کے آگے صفت لگائیں جو چاروں پہلوؤں سے غُلَامُ کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اب نوٹ کریں کہ یہاں غُلَامُ مضاف ہے اَلرَّجُلِ کی طرف جو معرفہ ہے اس لیے غلام کو معرفہ مانا جائے گا۔ چنانچہ اس کی صفت صَالِحٌ نہیں بلکہ اَلصَّالِحُ آئے گی۔

17:4 دوسرا امکان یہ ہے کہ صفت مضاف الیہ کی آرہی ہو جیسے " نیک مرد کا غلام"۔ اس صورت میں بھی صفت مضاف الیہ یعنی اَلرَّجُلِ کے بعد آئے گی اور چاروں پہلوؤں سے

اَلرَّجُلِ کا اتباع کرے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہو گا غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔ دونوں مثالوں کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔ دیکھئے! پہلی مثال میں الصَّالِحُ کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ غُلَامُ کی صفت ہے اور دوسری مثال میں اَلصَّالِحِ کی جر بتا رہی ہے کہ یہ اَلرَّجُلِ کی صفت ہے۔

17:5 تیسرا امکان یہ ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت آ رہی ہو جیسے " نیک مرد کا نیک غلام "۔ ایسی صورت میں دونوں صفتیں مضاف الیہ یعنی اَلرَّجُلِ کے بعد آئیں گی۔ پہلے مضاف الیہ کی صفت لائی جائے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہوگا "غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ الصَّالِحُ"۔ آیئے اب اس قاعدے کی کچھ مشق کریں۔

مشق نمبر - 16

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

جَيِّدٌ	عمدہ	نَظِيفٌ	صاف۔ ستھرا
اَحْمَرُ	سرخ	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
حَارَةٌ	محلہ	تِلْمِيْذٌ (ج تَلَامِذَةٌ)	شاگرد
نَفِيْسٌ	پاکیزہ	مَشْهُوْرٌ	مشہور
لَوْنٌ	رنگ	مَشْغُوْلٌ	مصروف۔ مشغول

اردو میں ترجمہ کریں

1. وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحُ 2. وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحَةِ 3. وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ صَالِحٌ

4. مُعَلِّمَةُ الْوَلَدِ صَالِحَةٌ 5. غُلَامُ زَيْدٍ زَعْلَانُ 6. غُلَامُ زَيْدِ نِ الزَّعْلَانُ

7. غُلَامُ زَيْدِنِ الصَّادِقِ   8. نَجَّارُ الْحَارَةِ الصَّادِقُ   9. طِيْبُ الطَّعَامِ الطَّرِيِّ الْجَيِّدُ

10. لَوْنُ الْوَرْدِ اَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کریں

1. استاد کا نیک شاگرد   2. اللہ کی عظیم نعمت   3. محنتی استاد کا شاگرد نیک ہے۔

4. محنتی استانی کا نیک شاگرد   5. عذاب کا شدید کوڑا   6. سرخ پھول کی عمدہ خوشبو

7. اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ   8. گائے کا عمدہ گوشت   9. نیک مومنوں کے دل مطمئن ہیں۔

10. صاف ستھرے محلے کا محنتی نانبائی

قرآنی مثالیں

1. اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ (الحج:١)

2. اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (لقمان:١٩)

3. اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ (یونس:٥٥)

4. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (الکهف:٤٦)

5. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (الانشراح:٦)

6. حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ (الذاریات:٢٤)

7. اِنَّ اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (المائدة:٤)

8. اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ (الدخان:٤٣،٤٤)

إن الله جميل يحب الجمال

مرکبِ اضافی (حصہ چہارم)

(Relative Compound-4)

18:1 تثنیہ کے صیغوں یعنی ـَانِ اور ـَیْنِ اور جمع مذکّر سالم کے صیغوں یعنی ـُوْنَ اور ـِیْنَ کے آخر میں جو نون آتے ہیں انہیں نونِ اعرابی کہتے ہیں۔ مرکبِ اضافی کا ایک اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی اسم مذکورہ بالا صیغوں میں مضاف بن کر آتا ہے تو اس کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں " مکان کے دونوں دروازے صاف ستھرے ہیں "۔اس کا ترجمہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا "بَابَانِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ"لیکن مذکورہ قاعدے کے تحت بَابَانِ کا نونِ اعرابی گر جائے گا۔ اس لیے ترجمہ ہو گا "بَابَا الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ "۔اسی طرح "بے شک مکان کے دونوں دروازے صاف ہیں" کا ترجمہ ہونا چاہیئے تھا "اِنَّ بَابَیْنِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ"لیکن بَابَیْنِ کا نونِ اعرابی گرنے کی وجہ سے یہ ہو گا اِنَّ بَابَیِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ۔

18:2 اب ہم جمع مذکّر سالم کی مثال پر اس قاعدہ کا اطلاق کر کے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "مسجدوں کے مسلمان سچے ہیں"۔ اس کا ترجمہ ہونا چاہیئے تھا "مُسْلِمُوْنَ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ"لیکن مُسْلِمُوْنَ کا نونِ اعرابی گرنے سے یہ ہو گا مُسْلِمُو الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ۔ اسی طرح اِنَّ مُسْلِمِیْنَ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ کے بجائے اِنَّ مُسْلِمِی الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ ہو گا۔ اب ہم اس قاعدے کی بھی کچھ مشق کر لیتے ہیں۔

مشق نمبر - 17 (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

بَوَّابٌ	دربان	وَسِخٌ	میلا
جَبَلٌ (ج جِبَالٌ)	پہاڑ	جُنْدٌ (ج جُنُوْدٌ)	لشکر
رُمْحٌ (ج رِمَاحٌ)	نیزا	جَرِیٌّ	بہادر

وَجْهٌ (ج وُجُوْهٌ)	چہرہ	بَاسِرٌ	خوف سے بگڑا ہوا
عِنْدَ (ہمیشہ مضاف آتا ہے)	پاس	رَأْسٌ (ج رُؤُوْسٌ)	سر-چوٹی

اردو میں ترجمہ کریں

1. هُمَا بَوَّابَانِ صَالِحَانِ
2. هُمَا بَوَّابَا الْقَصْرِ
3. اَبَوَّابَا الْقَصْرِ صَالِحَانِ؟
4. اِنَّ بَوَّابَيِ الْقَصْرِ صَالِحَانِ
5. يَدَانِ نَظِيْفَتَانِ وَ رِجْلَانِ وَسِخَتَانِ
6. يَدَا طِفْلَةِ زَيْدٍ وَسِخَتَانِ
7. رِجْلَا طِفْلِ الْمُعَلِّمَةِ الصَّغِيْرِ نَظِيْفَتَانِ
8. رُؤُوْسُ الْجِبَالِ الْجَمِيْلَةُ
9. اَمُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ؟
10. اِنَّ مُعَلِّمِي الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

1. وہ دونوں بہادر لشکر ہیں۔
2. کچھ بگڑے ہوئے چہرے
3. بے شک دونوں مردوں کے چہرے بگڑے ہوئے ہیں۔
4. بے شک زید کی دونوں کتابیں مشکل ہیں۔
5. زید کی مشکل کتابیں محمود کے پاس ہیں۔
6. کیا محلہ کے مومن (جمع) نیک ہیں؟
7. یقیناً محلہ کے مومن (جمع) نیک ہیں۔
8. چھوٹی بکری کا گوشت اور گائے کا تازہ دودھ بہت ہی عمدہ ہیں۔
9. حامد اور محمود خوشدل لڑکے ہیں اور وہ عالم زید کے شاگرد ہیں۔

مشق نمبر - 17 (ب)

اب تک مرکبِ اضافی کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔

مرکبِ اِضافی (حصہ پنجم)

(Relative Compound-5)

19:1 سبق نمبر 13 جملہ اسمیہ (ضمائر) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔ اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔ اس کے لیے اس جملہ پر غور کریں " اللہ کا رسول اور اللہ کی کتاب "۔ اس جملہ میں اسم " اللہ " کی تکرار بُری لگتی ہے لہٰذا اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے " اللہ کا رسول اور اس کی کتاب "۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں " بچی کی استانی اور اس کا اسکول "۔ عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیریں استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی غائب مخاطب اور متکلم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔ اب ان ضمیروں کو یاد کر لیں۔

19:2

ضمائر مجرورہ متّصلہ

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	ہٗ - ہٖ (His, Him) اس (ایک مذکر) کا	هُمَا - هِمَا (Their, Them) ان (دو مذکر) کا	هُمْ—هِمْ (Their, Them) ان (سب مذکر) کا
	مؤنّث	هَا (Her) اس (ایک مؤنث) کا	هُمَا—هِمَا (Their, Them) ان (دو مؤنث) کا	هُنَّ—هِنَّ (Their, Them) ان (سب مؤنث) کا
مخاطب	مذکّر	كَ (Your, You) تیرا (ایک مذکر)	كُمَا (Your, You) تم دونوں (مذکر) کا	كُمْ (Your, You) تم سب (مذکر) کا

	مؤنّث	كِ (Your, You) تیرا (ایک مؤنث)	كُمَا (Your, You) تم دونوں (مؤنث) کا	كُنَّ (Your, You) تم (سب مؤنث) کا
متکلم	مذکّر و مؤنّث	یَ — یْ (My, Me) میرا	نَا (Ours, Us) ہمارا	نَا (Ours, Us) ہمارا

19:3 ان ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لیے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔ پہلے جملہ کا ترجمہ ہوگا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کِتَابُہٗ۔ اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہوگا مُعَلِّمَۃُ الطِّفْلَۃِ وَمَدْرَسَتُھَا۔ اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ دیکھیں کِتَابُہٗ (اس کی کتاب) اصل میں تھا" اللہ کی کتاب"۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ہٗ کی ضمیر اللہ کے لیے آئی ہے جو اس جملہ میں مضاف الیہ ہے۔ اسی طرح مَدْرَسَتُھَا (اس کا مدرسہ) اصل میں تھا" بچی کا مدرسہ"۔ چنانچہ یہاں ھَا کی ضمیر بچی کے لیے آئی ہے اور وہ بھی مضاف الیہ ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضاف الیہ بن کر آتی ہیں اور مضاف الیہ چونکہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے اس لیے ان ضمائر کو حالتِ جر میں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائرِ مجرورہ ہے۔

19:4 یہ بھی نوٹ کرلیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔ جیسے رَبُّہٗ (اس کا رب)، رَبُّكَ (تیرا رب)، رَبِّیْ (میرا رب)، رَبُّنَا (ہمارا رب) وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر متّصلہ بھی ہے۔

19:5 یہ بات نوٹ کرلیں کہ پہلی ضمیر یعنی واحد مذکر غائب کی ضمیر ہٗ کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ اس کا ایک عام اصول یہ کہ اس ضمیر سے پہلے اگر:

i) پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش (ـٗ) آتا ہے۔ جیسے اَوْلَادُہٗ ، حِسَابُہٗ

ii) علامتِ سکون ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے۔ جیسے مِنْهُ

iii) یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے۔ جیسے فِیْهِ

iv) زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے۔ جیسے بِہٖ

19:6 اسی طرح یہ بھی نوٹ کر لیں کہ واحد متکلم کی ضمیر "ی" کی طرف جب کوئی اسم مضاف ہوتا ہے تو تینوں اعرابی حالتوں میں اس کی ایک ہی شکل ہوتی ہے۔ مثلاً "میری کتاب نئی ہے" کا ترجمہ بنتا ہے کِتَابُ ی جَدِیْدٌ۔ اس کو لکھا جائے گا کِتَابِیْ جَدِیْدٌ۔ "یقیناً میری کتاب نئی ہے" کا ترجمہ بنتا ہے اِنَّ کِتَابَ ی جَدِیْدٌ۔ لیکن اس کو بھی اِنَّ کِتَابِیْ جَدِیْدٌ لکھا جائے گا۔ اور "میری کتاب کا ورق" کا ترجمہ ہی یہ بنتا ہے، وَرَقُ کِتَابِیْ۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ یائے متکلم اپنے مضاف کی رفع، نصب کھا جاتی ہے۔

19:7 ایک بات اور ذہن نشین کر لیں۔ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، فَمٌ (منہ)، ذُوْ (والا۔ صاحب) یہ الفاظ جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

لفظ	رفع	نصب	جر
اَبٌ	اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخٌ	اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فَمٌ	فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ	ذُوْ	ذَا	ذِیْ

مثلاً اَبُوْہُ عَالِمٌ (اس کا باپ عالم ہے)۔ اِنَّ اَبَاہُ عَالِمٌ (بیشک اس کا باپ عالم ہے)، کِتَابُ اَخِیْکَ جَدِیْدٌ (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے)۔ اس ضمن میں یاد کر لیں کہ لفظ ذُوْ ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسمِ ظاہر کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً ذُوْ مَالٍ (صاحبِ مال۔ مال والا) ذَا مَالٍ اور ذِیْ مَالٍ وغیرہ۔

مشق نمبر - 18

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

سَیِّدٌ	سردار۔ آقا	مُسْرِفٌ	فضول خرچ
خَصْمٌ / خَصِمٌ	جھگڑالو	فَوْقَ (مضاف آتا ہے)	اوپر
قَاهِرٌ	زبردست	تَحْتَ (مضاف آتا ہے)	نیچے
هُدًى	ہدایت	مَا (استفہامیہ)	کیا؟
لِسَانٌ	زبان	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
مِنْضَدَةٌ	میز	صَوْتٌ	آواز

اردو میں ترجمہ کریں

1. اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ
2. اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ
3. اَلْقُرْاٰنُ كِتَابُكُمْ وَكِتَابُنَا
4. عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِیْظٌ
5. اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ
6. رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
7. اَبُوْهُمَا صَالِحٌ
8. سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ
9. اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ
10. كِتَابِیْ فَوْقَ مِنْضَدَتِكَ

عربی میں ترجمہ کریں

1. آسمان میرے سر کے اوپر ہے۔
2. ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہیں۔
3. بے شک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔
4. فاطمہ کے پاس ایک خوبصورت قلم ہے۔
5. تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔

قرآنی مثالیں

1. إِنَّ أَرْضِيْ وَاسِعَةٌ (العنكبوت:٥٦)
2. إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ (الحجر:٨٦)
3. وَ أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ (القصص:٢٣)
4. رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ (الأنبياء:١١٢)
5. إِنِّيْٓ أَنَا أَخُوْكَ (يوسف:٦٩)
6. أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى (النازعات:٢٤)
7. وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا (آل عمران:١٢٢)
8. وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الجمعة:٤)
9. إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ (يوسف:٢٨)
10. إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (البقرة:١٤)

حرفِ ندا

(Interjection)

20:1 ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انہیں حرفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں "اے بھائی"، "اے لڑکے"، اس میں "اے" حرفِ ندا ہے جبکہ "بھائی" اور "لڑکے" منادیٰ ہیں۔ عربی میں زیادہ تر "یَا" حرفِ ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے اور منادیٰ کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو منادیٰ کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

20:2 ایک صورت یہ ہے کہ منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے زَیْدٌ یا رَجُلٌ۔ اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ ہو جائے گا یَا زَیْدُ (اے زید)، یَا رَجُلُ (اے مرد)۔

20:3 دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ معرّف باللّام ہو جیسے اَلرَّجُلُ یا اَلطِّفْلَۃُ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکّر کے ساتھ اَیُّھَا اور مؤنّث کے ساتھ اَیَّتُھَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد)، یَا اَیَّتُھَا الطِّفْلَۃُ (اے بچی)۔

20:4 تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مرکبِ اضافی ہو۔ جیسے عَبْدُ اللّٰہِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ بعض اوقات حرفِ ندا "یَا" کے بغیر صرف عَبْدَ الرَّحْمٰنِ آتا ہے تب بھی اسے منادیٰ مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ "اے" کے بغیر صرف "عبد الرَّحمٰن۔ ن۔ ن" کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔ اسی طرح عربی میں یَا کے بغیر عَبْدَ الرَّحْمٰنِ نصب کے ساتھ ہو تو اسے منادیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے رَبَّنَا کا ترجمہ ہے "اے ہمارے رب" جبکہ رَبُّنَا کا مطلب ہے "ہمارا رب"۔

20:5 عربی میں میم مشدد (مّ) بھی حرف ندا ہے۔ البتہ اس کے متعلق دو باتیں نوٹ کر لیں۔ ایک یہ کہ لفظ "یَا" منادی سے پہلے آتا ہے، جبکہ میم مشدد منادی کے بعد آتا ہے۔

دوسری اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسلام کے آغاز سے پہلے بھی عربی میں میم مشدد صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لیے مخصوص تھا اور آج تک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور لفظ کے ساتھ اس کا استعمال آپ کو نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لیے اصل میں لفظ بنتا ہے "اَللّٰہُ مَّ"۔ پھر اس کو ملا کر اَللّٰھُمَّ لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے "اے اللہ"۔

مشق نمبر - 19

نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

1. یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ
2. فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
3. یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ! مَا اسْمُكَ؟
4. یَا سَیِّدِیْ! اِسْمِیْ عَبْدُ اللّٰہِ
5. یَا عَبْدَ اللّٰہِ! ھَلْ اَنْتَ خَیَّاطٌ اَوْ نَجَّارٌ
6. مَا اَنَا خَیَّاطًا اَوْ نَجَّارًا یَا سَیِّدِیْ! بَلْ اَنَا بَوَّابٌ
7. یَا اَبَانَا اَنْتَ کَرِیْمٌ
8. یَا زَیْدُ! دُرُوْسُ کِتَابِ الْعَرَبِیِّ سَھْلَةٌ جِدًّا

عربی میں ترجمہ کریں

1. اسرائیل کے بیٹے
2. اے اسرائیل کے بیٹو!
3. اے لڑکے! اُس (مؤنّث) کا نام کیا ہے؟
4. اس کا نام فاطمہ ہے۔
5. عبدالرحمٰن! کیا تمہارے پاس قیامت کا علم ہے؟
6. نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہے۔

قرآنی مثالیں

1. يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الفجر:٢٧)
2. يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ (الرحمٰن:٣٣)
3. يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (الأعراف:١٥٨)
4. اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ (آل عمران:٢٦)
5. عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (الزمر:٤٦)
6. اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (يوسف:٧٠)

مرکب جاری
(Genitive Compound)

21:1 عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالتِ جر میں لے آتے ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک حرف "فِیْ" ہے جس کے معنی ہیں "میں"۔ یہ جب "اَلْمَسْجِدُ" پر داخل ہو گا تو ہم "فِی الْمَسْجِدِ" (مسجد میں) کہیں گے۔ ایسے حرف کو حرفِ جارّ کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پر داخل ہونے سے جو مرکب وجود میں آتا ہے اسے مرکب جاری کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں "فِیْ" حرفِ جار ہے اور "فِی الْمَسْجِدِ" مرکب جاری ہے۔

21:2 آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفت و موصوف مل کر مرکب توصیفی اور مضاف و مضاف الیہ مل کر مرکبِ اضافی بنتا ہے۔ اسی طرح مرکب جاری میں حرفِ جار کو "جار" کہتے ہیں اور جس اسم پر یہ حرف داخل ہو اسے "مجرور" کہتے ہیں۔ چنانچہ جار و مجرور مل کر مرکب جاری بنتا ہے۔

21:3 اس سبق میں ہم حروفِ جارّہ کے معنی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرفِ جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالتِ جر میں لے آئیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں انہیں ذہن میں تازہ کر لیں کیونکہ مرکب جاری کی مشق کرتے وقت ان میں سے بھی کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

21:4 مندرجہ ذیل حروف جارّہ کے معانی یاد کریں:

حروف	معنی	مثالیں
بِ	میں۔ سے۔ کو۔ ساتھ	بِرَجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِیْ	میں	فِیْ بَیْتٍ (کسی گھر میں) فِی الْبُسْتَانِ (باغ میں)

عَلٰی	پر	عَلٰی جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَی الْعَرْشِ (عرش پر)
اِلٰی	کی طرف۔تک	اِلٰی بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) اِلَی الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنْ	سے	مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے۔کو۔کے	لِزَیْدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند۔جیسا	کَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ	کی طرف سے	عَنْ زَیْدٍ (زید کی طرف سے)

21:5 حرفِ جار "لِ" کے متعلق ایک بات ذہن نشین کر لیں۔ یہ حرف جب کسی معرّف باللّام پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گر جاتا ہے۔ مثلاً اَلْمُتَّقُوْنَ (متقی لوگ) پر جب لِ داخل ہوگا تو اسے لِالْمُتَّقِیْنَ لکھنا غلط ہوگا بلکہ اسے لِلْمُتَّقِیْنَ (متقی لوگوں کے لیے) لکھا جائے گا۔ اسی طرح اَلرِّجَالُ سے لِلرِّجَالِ اور اَللّٰہُ سے لِلّٰہِ ہوگا۔ مزید برآں "لِ" جب ضمائر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو لام پر زیر کی بجائے زبر آتی ہے جیسے لَهٗ، لَهُمْ، لَكُمْ، لَنَا وغیرہ۔ البتہ 'ی' کی ضمیر پر زیر کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر - 20

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

حَدِیْقَةٌ	باغ	تُرَابٌ	مٹی
بِرٌّ	نیکی	ظُلْمَةٌ	اندھیرا
یَمِیْنٌ	داہنے طرف	شِمَالٌ	بائیں طرف
مَعَ (مضاف آتا ہے)	ساتھ	ظِلٌّ	سایہ

اردو میں ترجمہ کریں

1. فِیْ حَدِیْقَۃٍ
2. فِی الْحَدِیْقَۃِ
3. مِنْ تُرَابٍ
4. مِنَ التُّرَابِ
5. بِالْوَالِدَیْنِ
6. عَلٰی صِرَاطٍ
7. اِلَی الْمَسْجِدِ
8. لِعَرُوْسٍ
9. لِلْعَرُوْسِ
10. کَشَجَرَۃٍ
11. کَظُلُمٰتٍ
12. لَکَ
13. لِیْ
14. مِنِّیْ
15. اِلَیَّ
16. عَلَیْنَا
17. بِیْ
18. عَلَی الْبِرِّ

اردو میں ترجمہ کریں

1. بِسْمِ اللّٰہِ
2. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
3. مِنْ رَّبِّکَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
4. اَلْمُحْسِنُ قَرِیْبٌ مِّنَ الْخَیْرِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ الشَّرِّ
5. طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ (ح)
6. لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
7. ھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

1. قیامت کے دن تک
2. اندھیروں سے نور کی طرف
3. ایک نور پر ایک نور
4. داہنے اور بائیں طرف سے
5. جنت متقی لوگوں کے لیے ہے۔
6. بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

7. یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے۔ 8. جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

9. بے شک تیرے رب کی رحمت مومنوں سے قریب ہے اور کافروں سے دور ہے۔

قرآنی مثالیں

1. بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرة: ۱۵۳)
2. عَلٰى قَلْبِكَ (البقرة: ۹۷)
3. عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (الرعد: ۴۰)
4. فِيْهِمَا عَيْنٰنِ (الرحمٰن: ۵۰)
5. اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرة: ۲۱۹)
6. لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الأنفال: ۴۷)
7. فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ (البقرة: ۱۰)
8. عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ (قٓ: ۱۷)
9. اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى (النجم: ۲۱)
10. اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الأعراف: ۵۶)
11. هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرة: ۱۸۷)

مرکب اشاری (حصہ اول)

(Demonstrative Compound-1)

22:1 ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں "یہ۔ وہ۔ اِس۔ اُس" وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو اسماء الاشارہ کہتے ہیں۔ اسماء اشارہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (i) قریب کے لیے جیسے اردو میں "یہ" اور "اِس" (This/These) ہیں۔ (ii) بعید کے لیے جیسے اردو میں "وہ" اور "اُس" (That/Those) ہیں۔

22:2 اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لیے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جارہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں یاد کرلیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے۔

اشارہ قریب

		رفع	نصب	جر	ترجمہ
مذکر	واحد	هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا	یہ ایک مذکر
	تثنیہ	هٰذَانِ	هٰذَیْنِ	هٰذَیْنِ	یہ دو مذکر
	جمع	هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	یہ سب مذکر
مؤنث	واحد	هٰذِهٖ	هٰذِهٖ	هٰذِهٖ	یہ ایک مؤنث
	تثنیہ	هَاتَانِ	هَاتَیْنِ	هَاتَیْنِ	یہ دو مؤنث
	جمع	هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	یہ سب مؤنث

اشارہ بعید

		رفع	نصب	جر	ترجمہ
مذکر	واحد	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	وہ ایک مذکر
	تثنیہ	ذٰنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	وہ دو مذکر
	جمع	اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	وہ سب مذکر
مؤنث	واحد	تِلْكَ	تِلْكَ	تِلْكَ	وہ ایک مؤنث
	تثنیہ	تَانِكَ	تَيْنِكَ	تَيْنِكَ	وہ دو مؤنث
	جمع	اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	وہ سب مؤنث

22:3 امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماء اشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہو گی کہ تثنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماء اشارہ مبنی ہیں۔ اسی طرح اب پیراگراف 6:4 جز (iii) میں پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کرلیں کہ تمام اسماءِ اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

22:4 اسم اشارہ کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے "مشار الیہ" کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں "یہ کتاب" اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو "کتاب" مشار الیہ ہے اور "یہ" "اسم اشارہ ہے۔ اس طرح اشارہ و مشار الیہ مل کر مرکبِ اشاری بنتا ہے۔

22:5 عربی میں مشار الیہ عموماً معرف باللّام ہوتا ہے جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ هٰذَا معرفہ ہے اور اَلْكِتَابُ معرف باللّام ہے اور چونکہ مشار الیہ معرف باللّام ہوتا ہے۔ اس لیے هٰذَا الْكِتَابُ کو مرکب اشاری مان کر ترجمہ کیا گیا "یہ کتاب"۔

22:6 یہ بات نوٹ کرلیں کہ اسم اشارہ کے بعد والا اسم اگر نکرہ ہو تو اسے مرکب اشاری نہیں بلکہ جملہ اسمیہ مانیں گے۔ چنانچہ "هٰذَا كِتَابٌ" کا ترجمہ ہو گا "یہ ایک کتاب ہے"۔ اس

کی وجہ یہ ہے کہ ھٰذَا معرفہ ہے اور مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے کِتَابٌ نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لیے "ھٰذَا کِتَابٌ" کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا ترجمہ کیا گیا" یہ ایک کتاب ہے"۔ اسی طرح تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکب اشاری ہے۔اس کا ترجمہ ہو گا "وہ بچی" اور تِلْكَ طِفْلَةٌ جملہ اسمیہ ہے اس کا ترجمہ ہو گا،"وہ ایک بچی ہے"۔ مرکب اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔فی الحال ضروری ہے کہ مرکب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لیے ہم کچھ مشق کر لیں۔ البتہ مشق کرنے سے پہلے نوٹ کرلیں کہ جنس، عدد اور حالت میں اشارہ اور مشار الیہ میں مطابقت ہوتی ہے۔ اگر مشار الیہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اشارہ عموماً واحد مؤنث لایا جاتا ہے مثلاً تِلْكَ الْكُتُبُ (وہ کتابیں) وغیرہ۔

مشق نمبر - 21

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

اُمَّةٌ	امّت	فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ)	پھل
سَيَّارَةٌ	موٹر کار	صُوْرَةٌ	تصویر
عُصْفُوْرٌ	چڑیا	دَرَّاجَةٌ	سائیکل
سَبُّوْرَةٌ	بلیک بورڈ	شُبَّاكٌ - نَافِذَةٌ	کھڑکی
حِزْبٌ (ج اَحْزَابٌ)	گروہ-لشکر	سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ)	جادوگر

اردو میں ترجمہ کریں

1. ھٰذَا الصِّرَاطُ
2. ھٰذَا صِرَاطٌ
3. تِلْكَ الْاُمَّةُ
4. تِلْكَ اُمَّةٌ
5. ھٰذِهٖ فَاكِهَةٌ
6. ھٰذَانِ رَجُلَانِ

7. هٰؤُلَآءِ الرِّجَالُ 8. ذَانِكَ دَرْسَانِ 9. هٰذَانِ الدَّرْسَانِ

10. هَاتَانِ النَّافِذَتَانِ 11. هٰذَانِ شُبَّاكَانِ

عربی میں ترجمہ کریں

1. وہ قلم 2. یہ دو قلم ہیں۔ 3. وہ ایک موٹر کار ہے۔

4. یہ موٹر کار 5. یہ تصویر 6. یہ دو استانیاں

7. وہ کچھ استانیاں ہیں۔ 8. یہ ایک کھڑکی ہے۔ 9. یہ ایک چڑیا ہے۔

10. وہ چڑیا 11. یہ سائیکل 12. وہ ایک بلیک بورڈ ہے۔

13. یہ موٹر کاریں 14. وہ کچھ موٹر کاریں ہیں۔ 15. یہ کچھ پھل ہیں۔

قرآنی مثالیں

1. هٰذِهٖ جَهَنَّمُ (یٰسٓ: ٦٣) 2. هٰذٰنِ خَصْمٰنِ (الحج: ١٩)

3. فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ (القصص: ٣٢) 4. هٰذَا غُلٰمٌ (یوسف: ١٩)

5. مَا هٰذَا بَشَرًا (یوسف: ٣١) 6. اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ (الأنعام: ٣٠)

7. اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ (المزمل: ١٩) 8. هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (النحل: ١١٦)

9. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (البقرة: ٢) 10. تِلْكَ الْجَنَّةُ (مریم: ٦٣)

11. اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ (صٓ: ١٣) 12. هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ (طٰهٰ: ٦٣)

مرکب اشاری (حصہ دوم)
(Demonstrative Compound-2)

23:1 پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر معرف باللّام ہوتا ہے تو وہ اس کا مشار الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہوتا ہے تو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سبق میں ہم نے جو مشق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے مثلاً ھٰذَا الصِّرَاطُ اور ھٰذَا صِرَاطٌ میں صِرَاطٌ مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

23:2 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا مشار الیہ یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکب ہوتا ہے۔ مثلاً "یہ مرد" کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں "یہ سچا مرد" تو یہاں "سچا مرد" مرکب توصیفی ہے اور اسم اشارہ "یہ" کا مشار الیہ ہے۔ اس کو عربی میں ہم کہیں گے ھٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ۔ اب یہاں اَلرَّجُلُ الصَّادِقُ مرکب توصیفی ہے اور ھٰذَا کا مشار الیہ ہونے کی وجہ سے معرف باللّام ہے۔

23:3 اوپر دی گئی مثال میں مرکب توصیفی اگر نکرہ ہو جائے یعنی رَجُلٌ صَادِقٌ ہو جائے تو اب یہ ھٰذَا کا مشار الیہ نہیں ہو گا بلکہ نکرہ ہونے کی وجہ سے ھٰذَا کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ھٰذَا رَجُلٌ صَادِقٌ کا ترجمہ ہو گا "یہ ایک سچا مرد ہے"۔

23:4 اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسمِ اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا مرکب توصیفی اگر نکرہ ہو تو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلا تِلْكَ طِفْلَةٌ میں تِلْكَ مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں تِلْكَ ہے اور کبھی پورا مرکب اشاری مبتدا بن کر آتا ہے جیسے تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيْلَةٌ۔ اس میں دیکھیں تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکب اشاری ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے جَمِيْلَةٌ اس کی خبر نکرہ آرہی ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ ہو گا "وہ بچی خوبصورت ہے" اسی طرح ھٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيْلٌ کا ترجمہ ہو گا۔ "یہ سچا مرد خوبصورت ہے"۔

23:5 ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ اگر اسمِ اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو تب بھی اسمِ اشارہ عموماً واحد مؤنّث آئے گا۔ مثلاً هٰذِهٖ كُتُبٌ (یہ کتابیں ہیں)۔

مشق نمبر - 22

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

رَخِيْصٌ	سستا	ثَمِيْنٌ	مہنگا۔ قیمتی
لَذِيْذٌ	لذیذ۔ خوش ذائقہ	مُفِيْدٌ	فائدہ مند
دَوَآءٌ	دوا	بَلَاغٌ	پیغام
غُرْفَةٌ	کمرہ	ضَيِّقٌ	تنگ
سَرِيْعٌ	تیز رفتار	شِرْذِمَةٌ	گروہ

اردو میں ترجمہ کریں

1. هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
2. هٰذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ
3. هٰذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ
4. هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْذَتَانِ
5. هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ
6. هَاتَانِ فَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ
7. تِلْكَ الْكُتُبُ ثَمِيْنَةٌ
8. تِلْكَ كُتُبٌ ثَمِيْنَةٌ
9. تِلْكَ الْكُتُبُ الثَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جِدًّا
10. هٰذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ
11. تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ
12. ذٰلِكَ الدَّوَآءُ الْمُرُّ مُفِيْدٌ
13. هٰذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ
14. هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ

عربی میں ترجمہ کریں

1. یہ کچھ مہنگے قلم ہیں۔
2. وہ قلم سستے ہیں۔
3. وہ تیز رفتار موٹر کار تنگ ہے۔
4. وہ دو میٹھے پھل ہیں۔
5. یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے۔

قرآنی مثالیں

1. هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ (الأنبياء: ٥٠)
2. إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ (الأعراف: ١٠٩)
3. إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ (الصّٰفّٰت: ١٠٦)
4. إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ (هود: ٧٢)
5. هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (النور: ١٦)
6. وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ (النحل: ١٠٣)
7. هٰذِهِ الْأَنْهٰرُ (الزخرف: ٥١)
8. هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (النمل: ١٣)
9. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ (التين: ٣)
10. تِلْكَ الْأَمْثَالُ (الحشر: ٢١)
11. تِلْكَ الْقُرٰى (الكهف: ٥٩)
12. إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ (الشعراء: ٥٤)

مرکب اشاری (حصہ سوم)
(Demonstrative Compound-3)

24:1 گذشتہ اسباق میں ہم دو باتیں سمجھ چکے ہیں۔ (i) اسم اشارہ کے بعد اسم مفرد اگر معرّف باللّام ہو تو وہ اس کا مشار الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے (ii) اسم اشارہ کے بعد مرکب توصیفی اگر معرف باللّام ہو تو وہ اس کا مشار الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے۔

24:2 اس سبق میں ہم نے یہ سمجھنا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد اگر مرکب اضافی آرہا ہو تو ہم کیسے تمیز کریں گے کہ وہ اسمِ اشارہ کا مشار الیہ ہے یا خبر ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے پہلے اردو کے جملوں پر غور کریں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں "لڑکے کی یہ کتاب"۔ یہ بات سن کر ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اس لیے یہ ایک مرکب ہے اور اس میں لفظ "یہ" اسم اشارہ ہے جو لفظ "کتاب" کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس طرح اس کو ہم نے مرکب اشاری مان لیا۔ اب اگر ہم کہیں "یہ لڑکے کی کتاب ہے" تو اس میں لفظ "ہے" کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات مکمل ہو گئی ہے اس لیے یہاں اسم اشارہ "یہ" مبتدا ہے اور مرکب اضافی "لڑکے کی کتاب" اس کی خبر ہے۔ لیکن یہ سہولت ہمیں عربی میں حاصل نہیں ہو گی۔ وہاں مشار الیہ اور خبر میں تمیز کئے بغیر نہ تو صحیح ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ مذکورہ عبارت مرکب اشاری ہے یا جملہ اسمیہ۔

24:3 اب تک ہم نے یہ پڑھا کہ عربی میں مشار الیہ معرف باللّام ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے "لڑکے کی یہ کتاب" کا ترجمہ ہونا چاہئے "هٰذَا الْكِتَابُ وَلَدٍ" یا "هٰذَا الْكِتَابُ الْوَلَدِ" لیکن یہ دونوں ترجمے غلط ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "کِتَابُ الْوَلَدِ" مرکب اضافی ہے جس میں "کِتَابُ" مضاف ہے جس پر لامِ تعریف داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرکب اضافی اگر مشار الیہ ہو تو اسم اشارہ اس کے بعد لاتے ہیں۔ چنانچہ "لڑکے کی یہ کتاب" کا صحیح

ترجمہ ہو گا " كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا " اب یہ بات یاد کرلیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اضافی کے بعد آرہاہے تو اسے مرکب اشاری مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔

24:4 دوسری بات یہ یاد کرلیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اضافی سے پہلے آرہاہے تو اسے جملہ اسمیہ مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔ چنانچہ "هٰذَا كِتَابُ الْوَلَدِ" کا ترجمہ ہو گا "یہ لڑکے کی کتاب ہے"۔

24:5 مرکب اشاری کے ضمن میں آخری بات سمجھنے کے لیے اس مرکب پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ "كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا" (لڑکے کی یہ کتاب)۔اس میں اشارہ مضاف یعنی "كِتَابُ" کی طرف کرنا مقصود ہے اور مضاف پر لامِ تعریف داخل نہیں ہوتا اس لیے ہمیں دقت پیش آئی اور اسم اشارہ کو مرکب اضافی کے بعد لانا پڑا۔ فرض کریں کہ اشارہ مضاف الیہ یعنی "اَلْوَلَدُ" (لڑکے) کی طرف کرنا مقصود ہے۔ مثلاً ہم کہنا چاہتے ہیں" اِس لڑکے کی کتاب"۔اس صورت میں آپ کو معلوم ہے کہ مضاف الیہ پر لام تعریف داخل ہوتا ہے اس لیے اسم اشارہ مضاف الیہ سے پہلے آئے گا۔ چنانچہ "اِس لڑکے کی کتاب" کا ترجمہ ہو گا "كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ"۔

24:6 آپ کو یاد ہو گا کہ مرکب اضافی کے سبق (پیراگراف 17:2) میں ہم نے یہ قاعدہ پڑھا تھا کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔ "كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ" میں اسم اشارہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آیاہے۔ تو اب یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ یہ صورت مذکورہ قاعدہ کا ایک استثناء ہے۔

24:7 مرکبِ اضافی کے متعلق اسمِ اشارہ کے قواعد کا خلاصہ مندرجہ ذیل طریقہ سے یاد کرلیں تو ان شاء اللہ آپ کو آسانی ہو گی:

i) اسم اشارہ اگر مرکب اضافی سے پہلے آئے تو وہ مبتدا ہوتا ہے۔

ii) اسم اشارہ اگر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آئے تو وہ مضاف الیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

iii) اسم اشارہ مرکب اضافی کے بعد آئے تو وہ مضاف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مشق نمبر - 23

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

اُسْتَاذٌ	استاد	ذَكِيٌّ	ذہین
نَاقَةٌ	اونٹنی	عَمٌّ	چچا
عَمَّةٌ	پھوپھی	خَالٌ	ماموں
خَالَةٌ	خالہ	وَسِخٌ	میلا۔ گندہ
اِمَامٌ	پیشوا	أَمَامَ (مضاف آتا ہے)	سامنے
تِيْنٌ	انجیر	هُدًى	ہدایت

اردو میں ترجمہ کریں

1. شُبَّاكُ الْغُرْفَةِ هٰذَا
2. هٰذَا شُبَّاكُ الْغُرْفَةِ
3. هٰذِهٖ سَيَّارَةُ مُعَلِّمِيْ
4. سَيَّارَةُ مُعَلِّمِيْ هٰذِهٖ
5. سَبُّوْرَةُ الْمَدْرَسَةِ تِلْكَ كَبِيْرَةٌ
6. سَبُّوْرَةُ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ صَغِيْرَةٌ
7. أَأَخُوْكَ هٰذَا عَالِمٌ؟
8. تَمْرُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ حُلْوٌ
9. هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَتِلْكَ الْمَرْءَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ
10. تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ هٰذَا ذَكِيٌّ وَهُوَ اِمَامُ الْجَمَاعَةِ

عربی میں ترجمہ کریں

1. اُس باغ کی انجیر میٹھی ہے۔
2. میرا یہ شاگرد محنتی ہے۔
3. استاد کا یہ لڑکا نیک ہے۔
4. اِس استاد کا لڑکا کلاس کا مانیٹر ہے۔

5. استاد کی وہ سائیکل تیز رفتار ہے۔
6. کیا یہ تمہاری پھوپھی ہیں؟
7. کھجور کا یہ درخت بہت پرانا ہے۔
8. اے عبد الرحمن، کیا وہ مرد تیرا ماموں ہے؟
9. اِس مدرسہ کا ذہین شاگرد مسجد کے سامنے کھڑا ہے۔
10. مدرسہ کی یہ شاگردہ نیک ہے اور ویسی ہی اِس کی استانی۔

قرآنی مثالیں

1. هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ (الأعراف: ٧٣)
2. اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ (يوسف: ٩٠)
3. هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ (يوسف: ١٠٨)
4. تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ (البقرة: ١٨٧)
5. هٰذَآ اِلٰـهُكُمْ وَاِلٰـهُ مُوْسٰى (طٰه: ٨٨)
6. كَبِيْرُهُمْ هٰذَا (الأنبياء: ٦٣)
7. هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ (الأنعام: ٧٨)
8. اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ (طٰه: ١١٧)
9. بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ (الكهف: ١٩)
10. بِكِتٰبِيْ هٰذَا (النمل: ٢٨)
11. تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (يوسف: ١)
12. ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ (الأعراف: ١٧٦)
13. تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ (هود: ٤٩)
14. تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ (القصص: ٨٣)
15. هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ (هود: ٧٨)

اسماءِ استفہام (حصہ اول)

(Interogative Pronouns-1)

25:1 پیراگراف نمبر 12:3 میں ہم نے پڑھا تھا کہ کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں أَ (کیا) یا ھَلْ (کیا) کا اضافہ کرتے ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیں کہ ان کو حروفِ استفہام کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف جملہ میں معنوی تبدیلی کے علاوہ نہ تو اعرابی تبدیلی لاتے ہیں اور نہ ہی یہ جملہ میں مبتدا یا فاعل بنتے ہیں۔

25:2 اس سبق میں ہم کچھ مزید الفاظ پڑھیں گے جو کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بناتے ہیں۔ ان کو اسماءِ استفہام کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملہ میں مبتدا، فاعل یا مفعول بن کر آتے ہیں۔ اس کی مثال ہم اسی سبق میں آگے چل کر دیکھیں گے۔ فی الحال آپ اسماءِ استفہام اور ان کے معنی یاد کر لیں۔

کتنا (How much)	كَمْ	کیا (What)	مَا. مَاذَا
کہاں (Where)	أَيْنَ	کون (Who)	مَنْ
کہاں سے۔ کس طرح سے (From where)	أَنّٰى	کیسا (How)	كَيْفَ (حال پوچھنے کے لیے)
کونسی (Which)	أَيَّةُ	کونسا (Which)	أَيٌّ
کب (When)	أَيَّانَ	کب (When)	مَتٰى (زمانے سے متعلق)

25:3 مذکورہ بالا اسماءِ استفہام میں یہ بات نوٹ کر لیں کہ أَيٌّ اور أَيَّةُ کے علاوہ باقی اسماءِ

استفہام مبنی ہیں۔

25:4 اسماءِ استفہام جب مبتدا بن کر آتے ہیں تو بعد والے اسم کے ساتھ مل کر جملہ پورا کر دیتے ہیں۔ مثلاً "مَاهٰذَا؟" میں "مَا" مبتدا اور "هٰذَا" اس کی خبر ہے۔ اس لیے ترجمہ ہو گا "یہ کیا ہے؟" اسی طرح مَنْ اَبُوْكَ؟ (تیرا باپ کون ہے؟) اَيْنَ اَخُوْكَ؟ (تیرا بھائی کہاں ہے؟) وغیرہ۔ یہاں نوٹ کریں کہ چونکہ اردو میں اسماء استفہام شروع میں نہیں آتے لہٰذا ان کا ترجمہ بعد میں کیا گیا ہے۔

25:5 کبھی اسماءِ استفہام مضاف الیہ بن کر آتے ہیں۔ ایسی حالت میں مرکب اضافی وجود میں آتا ہے جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً كِتَابُ مَنْ؟ کا ترجمہ "کس کی کتاب ہے؟" کرنا غلط ہو گا۔ دیکھئے یہاں "كِتَابُ" مضاف ہے اور "مَنْ" مضاف الیہ ہے۔ اس لیے اس کا صحیح ترجمہ ہو گا "کس کی کتاب؟"

25:6 اَيٌّ اور اَيَّةٌ عام طور پر مضاف بن کر آیا کرتے ہیں اور بعد والے اسم سے مل کر مرکّبِ اضافی بناتے ہیں جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَيُّ رَجُلٍ (کون سا مرد)۔ اَيَّةُ النِّسَاءِ (کون سی عورتیں) وغیرہ۔

25:7 اسماءِ استفہام کے چند قواعد مزید ہیں جن کا مطالعہ ہم ان شاء اللہ اگلے اسباق میں کریں گے۔ فی الحال ہم اب تک پڑھے ہوئے قواعد کی مشق کر لیتے ہیں۔

مشق نمبر - 24

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

حِبْرٌ	روشنائی۔ سیاہی	قَلَمُ الْحِبْرِ	روشنائی کا قلم۔ فونٹین پین
رَصَاصٌ	سیسہ	قَلَمُ الرَّصَاصِ	سیسہ کا قلم۔ پنسل
ذَهَبَ	وہ گیا	جَآءَ	وہ آیا
اَلَا	سنو۔ آگاہ ہو جاؤ	اَلْئٰنَ	ابھی

دَوَاةٌ	سیاہی کی شیشی	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ-بائیں
عَصَا	لاٹھی	وَرَاءَ (مضاف کے طور پر آتا ہے)	پیچھے

اردو میں ترجمہ کریں

1. مَا ذٰلِكَ ؟ ذٰلِكَ قَلَمُ الْحِبْرِ
2. مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ دَوَاةٌ
3. وَمَا ذَا فِي الدَّوَاةِ ؟ فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ
4. مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا وَلَدٌ
5. مَا اسْمُ الْوَلَدِ ؟ اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ
6. كَيْفَ حَالُ مَحْمُوْدٍ ؟ هُوَ بِخَيْرٍ
7. هٰذَا كِتَابُ مَنْ ؟ هٰذَا كِتَابُ اَحْمَدَ
8. اَيْنَ اَخُوْكَ الصَّغِيْرُ؟ هُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
9. مَتٰى ذَهَبَ؟ ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
10. مَتٰى نَصْرُ اللهِ ؟ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيْبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

1. وہ کیا ہے؟ وہ محمود کی کار ہے۔
2. یہ کیا ہے؟ یہ ایک لڑکے کی سائیکل ہے۔
3. تیرا بڑا لڑکا کہاں ہے؟ وہ گھر میں ہے۔
4. وہ بازار سے کب آیا؟ وہ ابھی آیا ہے۔

اسماءاستفہام (حصہ دوم)

(Interogative Pronouns-2)

26:1 اسماءِ استفہام کے شروع میں حروفِ جارّہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حرفِ جارّہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آپ ان کو یاد کر لیں۔ ان الفاظ کو دائیں سے بائیں پڑھیں تو انہیں سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو گی۔

لِمَا - لِمَاذَا	کس لیے۔ کیوں	مِمَّا (مِنْ مَا)	کس چیز سے
فِيْمَا	کس چیز میں	عَمَّا (عَنْ مَا)	کس چیز کی نسبت سے
لِمَنْ	کس کا۔ کس کے لیے	مِمَّنْ (مِنْ مَنْ)	کس شخص سے
مِنْ اَيْنَ	کہاں سے	اِلٰى اَيْنَ	کہاں کو
اِلٰى مَتٰى	کب تک	بِكَمْ	کتنے میں

26:2 اس سبق کا قاعدہ سمجھنے سے پہلے ایک بات اور نوٹ کر لیں۔ مَا پر جب حروفِ جارّہ داخل ہوتے ہیں تو کبھی مَا الف کے بغیر بھی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ چنانچہ لِمَا سے لِمَ۔ فِيْمَا سے فِيْمَ۔ عَمَّا سے عَمَّ ہو جاتا ہے۔

26:3 اسماءِ استفہام پر لِ (حرفِ جار) داخل ہو جائے تو پھر اسے جملے کے شروع میں لاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ بعد والے اسم سے مل کر جملہ مکمل کر دیتا ہے۔ چنانچہ لِمَنِ الْكِتَابُ کا ترجمہ ہو گا "کتاب کس کی ہے؟" آیئے اب ہم کچھ مشق کر لیں۔ اس کے بعد اگلے سبق میں ہم اسماءِ استفہام کا ایک اور قاعدہ پڑھیں گے۔

مشق نمبر - 25

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

سَاعَةٌ	گھڑی۔ گھنٹہ	حَدِیْقَةُ الْحَیَوَانَاتِ	چڑیاگھر
رَاكِبٌ	سواری کرنے والا۔ سوار	سَمِیْنٌ	موٹا تازہ۔ فربہ

اردومیں ترجمہ کریں

1. لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ هٰذَا الْكِتَابُ لِوَلَدٍ
2. بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِیْنَةُ ؟
3. لِمَ اَنْتَ جَالِسٌ فِی الْبَیْتِ ؟
4. فِیْمَ مَشْغُوْلٌ اِمَامُ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؟
5. قَالَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
6. لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؟ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

اسماء استفہام (حصہ سوم)
(Interogative Pronouns-3)

27:1 لفظ کَمْ کے دو استعمال ہیں۔ ایک تو یہ اسمِ استفہام کے طور پر آتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "کتنا یا کتنے"۔ دوسرے یہ خبر کے طور پر آتا ہے جسے "کَمْ خبریہ" کہتے ہیں۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "کتنے ہی یا بہت سے"۔

27:2 کَمْ جب استفہام کے لیے آتا ہے تو اس کے بعد والا اسم منصوب، نکرہ اور واحد ہوتا ہے مثلاً کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکُمْ؟ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟) کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کتنے سال ہے؟) چنانچہ کسی جملہ میں اگر کَمْ کے بعد والا اسم منصوب اور واحد ہے تو ہمیں سمجھ جانا چاہیے کہ یہ کَمْ استفہامیہ ہے۔

27:3 "کَمْ" جب خبر کے لیے آتا ہے تو اس کے بعد والا اسم حالتِ جر میں ہوتا ہے۔ یہ واحد بھی ہو سکتا ہے اور جمع بھی۔ مثلاً کَمْ عَبْدٍ اَعْتَقْتُ (کتنے ہی غلام میں نے آزاد کئے) کَمْ مِّنْ دَنَانِيْرَ (غیر منصرف) اَنْفَقْتُ عَلَى الْفُقَرَاءِ (بہت سے دینار میں نے فقیروں پر خرچ کئے)۔ چنانچہ کسی جملہ میں اگر کَمْ کے بعد والا اسم مجرور ہے، خواہ وہ واحد ہو یا جمع، تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ "کَمْ خبریہ" ہے۔

مشق نمبر - 26

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

سَقِيْمٌ	بیمار	ذَبَحْتُ	میں نے ذبح کیا
شَاةٌ (ج شِيَاهٌ)	بکری	مَعْدُوْدَةٌ	گنی ہوئی۔ گنتی کی چند

اردو میں ترجمہ کریں

1. كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ ؟ لِيْ وَلَدَانِ وَبِنْتٌ وَّاحِدَةٌ
2. كَمْ تِلْمِيْذًا حَاضِرٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟
3. كَمْ تِلْمِيْذًا غَيْرُ حَاضِرٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟
4. لِمَاذَا ؟ كَمْ تِلْمِيْذٍ سَقِيْمٌ
5. كَمْ شَاةً عِنْدَكَ يَا اُسْتَاذِيْ ؟ عِنْدِيْ شِيَاةٌ مَعْدُوْدَةٌ
6. لِمَاذَا ؟ كَمْ مِنْ شَاةٍ ذَبَحْتُ لِلْفُقَرَاءِ

قرآنی مثالیں

1. مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (الصف:١٤)
2. مَا لَوْنُهَا (البقرة:٦٩)
3. اَيْنَ الْمَفَرُّ (القيامة:١٠)
4. اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ (القلم:٤٠)
5. مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ (يونس:٤٨)
6. اَيْنَ شُرَكَآءِيَ (القصص:٦٢)
7. اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ (الأنعام:٨١)
8. اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ (القيٰمة:٤٠)
9. اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (الفجر:٢٣)
10. اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ (الصّٰفّٰت:٦٢)
11. مَتٰى هُوَ (بنی اسرائیل:٥١)
12. مَنْ رَّبُّكُمَا (طٰهٰ:٤٩)
13. لِمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ (المؤمنون:٨٤)
14. مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الرعد:١٦)
15. مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ (المؤمنون:٨٨)
16. وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ (طٰهٰ:١٧-١٨)

انڈکس (Index)

ا

اسم 10
تعریف 11
اسمِ اشارہ 33
اسمِ ذات..................32
اسمِ صفت................33
اسمِ ضمیر.................33
اسمِ عَلَمْ....................33
اسمِ معرفہ
اقسام 33
تعریف 32
اسمِ موصول 33
اسمِ نکرہ
اقسام 32
تعریف 32
اسماءالاشارہ 91
اسماءِ استفہام.................102
اشارہ بعید 92
اشارہ قریب 91
اعراب ....4, 5 ,10, 19
بالحرکتہ 28
بالحروف 28
صورتیں 27
اعراب اور حرکات میں فرق .19
الف مقصورہ...................22
الف ممدودہ 22

ت

تائے مبسوطہ 15
تائے مربوطہ 15
ترکیب 36

ج

جمع
اقسام.................. 26
سالم26
مکسر 26
جملہ اسمیہ.................. 92
تاکیدیہ 57
تعریف................. 49
جملہ اسمیہ اور مرکب
توصیفی کافرق 50
حصر کا اسلوب 65
سوالیہ.................. 57
نافیہ 54
جنس
مذکر، مؤنث 21

ح

حالت
تعریف................. 12
رفع، نصب، جر......... 12
حرف
تعریف................. 11
عطف................37
حرفِ جار 87
حرفِ ندا................84
میم مشدد 84
حروفِ استفہام............102

خ

خبر 49
استثناء 65

ض

ضمائر
مجرورہ متصلہ............79
مرفوعہ منفصلہ 64

ع

عاقل.......................46
عدد 25
واحد سے تثنیہ 25
علاماتِ تانیث 21
علم الصرف 9
علم النحو..................... 9

غ

غیر عاقل 46, 51
غیر منصرف............ 17

ف

فعل

تعریف 11

ک

کلمہ

اقسام 9

کم استفہامیہ..............107

کم خبریہ..................107

ل

لامِ تعریف . 32, 33, 38, 69

م

مبتدا........................49

مبنی

تعریف 18

گردان 19

مجرور 87

مختلف الجنس 60

مرکب 36

تام (جملہ) 37

عطفی.................37

ناقص 36

مرکبِ اشاری 92

مرکبِ اضافی

پیچیدہ.................. 71

تعریف............... 68

صفت کا استعمال 74

مرکبِ توصیفی

تعریف.............. 41

صفت................ 41

موصوف 41

مرکب جاری 87

مشار الیہ

تعریف.............. 92

مصدر 11

مضاف.................. 68

مضاف اِلَیہ 68

معرب 14

معرب غیر منصرف 17

گردان 17

معرب منصرف

تعریف.............. 14

گردان 14

معرَّف باللّام 33

مفرد...................36, 60

منادیٰ 84

مؤنثِ حقیقی..................21

مؤنّثِ سماعی..................22

مؤنثِ قیاسی...................22

ن

نونِ اعرابی..................77

نونِ تنوین.................46

نونِ مکسورہ 25

ہ

ہمزۃالوصل 38

ہمزۃالوصل 88

و

وسعت....................32

ی

یرملون..............37, 42

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی

کے قیام کا مقصد

منبع ایمان ـــــ اور ـــــ سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے علم و حکمت کی

وسیع پیمانے ـــــ اور ـــــ اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکہ اُمّتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی **نشاۃِ ثانیہ** ـ اور ـ **غلبۂ دینِ حق** کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ